REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴

شمارہ ۴۷

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد عجب شبیر

شرح چندہ

سالانہ ۳۶ روپے

ششماہی ۱۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے

فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۷ ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ | ۲۱ نبوت ۱۳۶۴ ہش | ۲۱ نومبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ نبوت (نومبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں لندن سے بذریعہ ڈاک موصول ہونے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ

"حضور پُر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں"۔ الحمد للہ۔

احباب کرام اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان - ۱۷ نبوت (نومبر) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مورخہ ۱۲ نومبر کی شام کو چار بجے آندھرا اور کرناٹک کا ۲۳ یوم کا کامیاب تبلیغی و تربیتی دورہ فرمانے کے بعد بخیر و عافیت واپس قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ الحمد للہ۔

○ — مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان (کا)

آندھرا میں ورودِ مسعود اور اہم جماعتی مصروفیات

رپورٹ مرتبہ:- مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ مورخہ ۲۲؍۱۰؍۸۵ کو قادیان سے حیدر آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اجتماع میں شمولیت اختیار کرنے والے حیدر آباد کے چالیس خدام بھی اس سفر میں آپ کے ہم رکاب تھے۔ ۲۴ اکتوبر کو ٹھیک تین بجے یہ قافلہ سکندر آباد پہنچا جہاں سٹیشن پر موجود سینکڑوں احمدی احباب و خواتین نے پُرجوش اسلامی نعروں سے محترم صاحبزادہ صاحب کا والہانہ استقبال کیا۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے محترم میاں صاحب کی اور محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش نے محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کی گل پوشی کی۔ بعدہٗ محترم میاں صاحب نے افرادِ جماعت کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے احمدی مستورات سے مصافحہ کیا۔ اسٹیشن سے محترم صاحبزادہ صاحب مع افرادِ خاندان بیت النور، بنجارہ ہلز تشریف لے گئے۔ حیدر آباد میں آپ کی آمد کی خبر مقامی کثیر الاشاعت روزناموں نے شائع کی۔

مورخہ ۲۵؍۱۰؍۸۵ کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے مسجد احمدیہ جوبلی ہال میں بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جسے سننے کے لئے دُور دُور سے افرادِ جماعت تشریف لائے ہوئے تھے۔ محترم موصوف نے حضور پر نور کے ارشادات و تحریکات بالخصوص تحریک "داعی الی اللہ" پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو تبلیغ کے میدان میں جھونک دے۔ تا جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد رکھی ہے اس کی تکمیل ہو۔ آپ نے پاکستان میں احمدیوں پر ہو رہے مظالم کا بہت ہی درد انگیز رنگ میں تذکرہ فرمایا۔ اور اپنے مظلوم بھائیوں کے لئے دعا کی تحریک فرمائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے حیدر آباد اور مضافات میں احبابِ جماعت کی تبلیغی مساعی اور سالانہ اجتماع مرکزیہ میں حیدر آباد کے خدام کی سب سے زیادہ نمائندگی پر خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے تمام افرادِ جماعت کو اپنی ذمہ داریوں کے سمجھنے اور اُن کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعد نمازِ جمعہ آپ نے مکرم سیٹھ محمود احمد صاحب مرحوم ہلال کوچہ (حیدر آباد) کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی اور سنتوں کی ادائیگی کے بعد افرادِ جماعت کو مصافحہ و معانقہ کا شرف عطا فرمایا۔

جوبلی ہال سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان الٰہ دین بلڈنگ سکندر آباد تشریف لے گئے اور وہاں لجنات کے پروگراموں میں شرکت فرمائی۔

بعد نمازِ مغرب احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں محترم صاحبزادہ صاحب نے مکرم شاہد احمد خان صاحب آف امریکہ ابن مکرم شرافت احمد خان صاحب کلکتہ کا نکاح عزیزہ امۃ المتین صاحبہ بنت مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری حیدر آباد کے ہمراہ اکیاون ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اور مناسب موقعہ بصیرت افروز خطبہ نکاح ارشاد فرمایا جس میں آپ نے تقویٰ کے پہلو پر دلنشین پیرائے میں روشنی ڈالی۔ ایجاب و قبول کے بعد آپ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہٗ مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کے مستعد خدام جنہوں نے امسال حسنِ کارکردگی کے اعتبار سے بھارت کی تمام مجالس کے مقابلہ میں بفضلہٖ تعالیٰ دوسرا مقام حاصل کرنے کے علاوہ مرکزی سالانہ اجتماع کے مختلف علمی مقابلہ جات میں اوّل انعام بھی حاصل کئے تھے نے محترم صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ گروپ فوٹو کھچوایا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ صاحب مع افرادِ خاندان محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کے ہاں تناولِ طعام کے لئے تشریف لے گئے جہاں بعض افرادِ جماعت بھی مدعو تھے۔

حیدر آباد میں قیام کے دوران محترم صاحبزادہ صاحب مختلف مریضوں کی عیادت کے لئے اُن کے گھروں پر تشریف لے گئے۔ اور بعض افراد کی دوکانوں پر پیدل تشریف لے جا کر اُن کے کاروبار میں برکت کے لئے دعا فرمائی۔ جبکہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ نے سعید آباد، جلال کوچہ اور احمدیہ جوبلی ہال افضل گنج میں مستورات کو زریں نصائح سے نوازا۔ اسی روز عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کی دو خواتین نے احمدیت کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔ رات کو مکرم سیٹھ بشیر الدین صاحب نے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع افرادِ خاندان اور بعض افرادِ جماعت کو کھانے پر اپنے ہاں دعوت پر مدعو کیا۔

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدرؔ قادیان
مورخہ ۲۱ر نبوت ۱۳۶۴ ہش

ایک قہرِ خداوندی،

جس نے "کولمبیا" میں قیامت خیز تباہی مچادی

۱۳ر اور ۱۴ر نومبر کی درمیانی رات کو جبکہ نصف کرۂ زمین رات کی سیاہ چادر تانے نیند کی پُرسکون آغوش میں بے خبر پڑا سو رہا تھا، کولمبیا کے مغربی علاقہ میں اچانک آتش فشاں پہاڑ کے پھٹ جانے سے ایک ایسی قیامت خیز اور ہولناک تباہی رُونما ہوئی جس کی بیسویں صدی عیسوی کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔

مقامی سول ڈیفنس حکام کے حوالے سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق یہ لرزہ خیز اور ہلاکت آفریں المیہ "می زلیس" نامی شہر سے قریباً ۲۵ کلومیٹر دُور مشرق میں واقع ساڑھے پانچ ہزار میٹر بلند کوہِ آتش فشاں کے لاوا اُگلنے سے وقوع پذیر ہُوا۔ لوگ اپنے گھروں میں سوئے ہوئے تھے کہ اچانک ۱۸۰ کلومیٹر رقبہ پر محیط اس علاقہ میں کیچڑ، راکھ اور پتھروں کی بارش برسنی شروع ہو گئی۔ جس نے آن کی آن میں اکیس ہزار انسانوں کی آبادی پر مشتمل ایک قصبہ "آرمیرو" کو تو صفحۂ ہستی سے کلیتاً معدوم کر دیا۔ جبکہ "موریلو"۔ "کیبیانکا" اور "لباتو" نامی تین قریبی قصبات بھی کوہِ آتش فشاں کے ملبہ کی زد سے بچ نہیں سکے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ آسمان سے راکھ اور پتھروں کی طوفانی بارش شروع ہوتے ہی مذکورہ پہاڑ کی چوٹی پر جمی برف بھی یکلخت پگھل گئی۔ جس کی وجہ سے دریاؤں میں طغیانی آ گئی۔ اور سارا علاقہ زبردست سیلاب کی لپیٹ میں آ گیا۔ سرکاری حلقوں نے بیسویں صدی کے اس عظیم ترین سانحہ میں پچاس ہزار سے بھی زائد افراد کے لقمۂ اجل بن جانے کا اندازہ لگایا ہے جبکہ پرائیویٹ نیوز ایجنسیوں کا کہنا ہے کہ اس سانحہ میں بیش قیمت انسانی جانوں کے بے دریغ اتلاف کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ بیشتر پُل اور سڑکیں سیلاب کی نذر ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے پُورا علاقہ دُوسری دُنیا سے کلیتاً منقطع ہو گیا ہے۔ بے شمار لوگ ابھی تک باقی ماندہ عمارتوں کی چھتوں اور درختوں پر چڑھے ہوئے انتہائی بے کسی کے عالم میں امدادی ٹیموں کا انتظار کر رہے ہیں۔

انسانی ہمدردی کا اوّلین تقاضا ہے کہ جہاں نوعِ انسان کی اس ہولناک تباہی و بربادی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرنے کے ساتھ ساتھ مصیبت زدگان کی ہر ممکن طریق سے مدد کی جائے۔ وہاں عالمِ انسانیت پر ایک ہی صدی کے دَوران یکے بعد دیگرے نازل ہونے والی بے شمار ارضی و سماوی آفات کے حقیقی اسباب کا پتہ لگانا بھی ازبس ضروری ہے تاکہ ان کا صحیح ڈھنگ سے تدارک کیا جا سکے۔

مذہبی نقطۂ نگاہ سے جب ہم اس انتہائی فکر انگیز اور اذیت ناک پہلو پر نظر ڈالتے ہیں تو یہ حقیقت واشگاف ہو کر ہمارے سامنے آتی ہے کہ کائنات کا یہ وسیع و عریض نظام اللہ تعالیٰ کے تصرفات کے تابع ہے۔ جب تک اُس کی طرف سے کُنْ کا اِذن نہیں ہوتا ایک پتہ بھی اپنی جگہ سے ہِل نہیں سکتا۔ اندریں حالات ایک صاحبِ بصیرت و صاحبِ ایمان کے لئے یہ سوچنا بھی کُفر کے مترادف ہے کہ انسانی زمین پر قیامت خیز آفتوں کا پیہم نزول منشا و ارادۂ الٰہی کے بغیر بھی ممکن ہے۔ رہا یہ سوال کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ تو اس کیوں کا جواب ہمیں اللہ تعالیٰ کی اس سنّتِ مستمرہ پر غور کرنے سے بآسانی مل جاتا ہے جو اُس نے اپنی پاک کتاب قرآن مجید میں جابجا مختلف پیرایوں میں یُوں بیان فرمائی ہے کہ:-

(۱)- وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا (بنی اسرائیل: ۱۶)

یعنی ہماری شان کے شایان یہی ہے کہ ہم کسی قوم کو اُس وقت تک عذاب میں مبتلا نہیں کرتے جب تک کہ اپنے رسُول کو مبعوث کر کے اس پر اتمامِ حجت نہیں کر دیتے۔

(۲)- وَلَوْ أَنَّا أَهْلَكْنَاهُم بِعَذَابٍ مِّن قَبْلِهِ لَقَالُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ مِن قَبْلِ أَن نَّذِلَّ وَنَخْزَىٰ۔ (طٰہٰ: ۱۳۵)

اگر ہم اپنے رسول کی بعثت سے قبل ہی اُنہیں عذاب کے ذریعہ ہلاک کر دیتے تو وہ یہ کہہ سکتے تھے کہ اَے ہمارے رب! تُو نے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا! ہم ذلیل و رُسوا ہونے سے پیشتر تیرے احکام کی پیروی اختیار کر لیتے۔

ہر دو آیاتِ کریمہ اللہ تعالیٰ کی اس سنّتِ جاریہ پر روشنی ڈالتی ہیں کہ وہ کسی بھی قوم کو عذاب میں مبتلا کرنے سے پہلے ہمیشہ اپنے نبی اور رسُول کو مبعوث کرتا ہے۔ اور یہ امر اس کی شانِ کریمانہ کے یکسر منافی ہے کہ اپنے مامور کے ذریعہ آخری تنبیہہ کئے بغیر کسی قوم کو عذاب کا شکار بنائے۔ جب اللہ تعالیٰ کی ہمیشہ سے یہی سُنّت چلی آ رہی ہے جس میں خود اُس کے فرمان وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا کے مطابق کبھی اور کسی قسم کی کوئی تبدیلی واقع نہیں ہو سکتی تو پھر غور طلب امر یہ ہے کہ اس زمانہ کا نذیر کون ہے؟ اس سوال کا جواب نہ تو غیر مذاہب والوں کے پاس ہے اور نہ ہی آج کے اُن رسمی مسلمانوں کے پاس جو خُدا کی وحی اور اس کے الہام کو ہمیشہ ہمیش کے لئے بند کر چکے ہیں۔ ایک جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو اس اہم سوال کا عملی جواب دے سکتی ہے۔ کیونکہ وہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ جاریہ میں کسی تبدیلی کی قائل ہے اور نہ ہی اس کی وراء الورٰی صفات میں سے کسی صفت کو معطّل قرار دیتی ہے۔ وہ قریباً ایک صدی سے ڈنکے کی چوٹ پر تمام اکنافِ عالم میں یہ منادی کرتی آ رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک نوشتوں کے مطابق موجودہ زمانہ کے لئے سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشیر اور نذیر بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کے ذریعہ تمام اقوامِ عالم کو قبل از وقت انتہائی واشگاف الفاظ میں یہ تنبیہہ بھی فرما دی ہے کہ:-

"اَے یورپ! تُو بھی امن میں نہیں۔ اور اَے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اَے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خُدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وُہ واحدِ یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وُہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دِکھلائے گا۔ جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پُورے ہوتے۔ مَیں سچ سچ کہتا ہُوں کہ اِس مُلک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لُوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشمِ خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دِھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷ مطبوعہ ۱۹۰۷ء)

مبارک ہیں وہ جو وقت پر مبعوث ہونے والے فرستادہ کو شناخت کر کے اس پر ایمان لائیں۔ اور اپنے خالق و مالکِ حقیقی کو راضی کر کے نجاتِ حقیقی کے وارث بنیں۔

(خورشید احمد انور)

اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

فریادِ درد

اَے نُورِ لامکاں یہ شبِ غم دراز کیوں ہے
تِرے نُور کو بُجھانے کی سازباز کیوں ہے

یہ تِرے ہی عاشقوں پر حُسنِ ازل ذرا دیکھ
شیطاں کا ہاتھ ہرجا یونہی دراز کیوں ہے

تِرے اِس حسیں جہاں میں، قتلِ حُسینؑ کی خاطر
شمر و یزید کو پھر یہ حرص و آز کیوں ہے

حملہ تِرے ہی گھر پر کرنے کو اَبرہہ اور
ابلیس و اہرمن میں راز و نیاز کیوں ہے

یہ ترے حبیبؐ کو پھر بدنام کر رہے ہیں
اِتنا کریہہ منظر تاریخ ساز کیوں ہے

یہ نگاہِ ناز تیری ہے یا کہ حکمتیں ہیں
پھر کس طرح مَیں پُوچھوں کہ تُو بے نیاز کیوں ہے

کہ بڑا ہے نام تیرا، اُونچا مقام تیرا
دیکھ یہ مُصوّرِ غم نکتہ طراز کیوں ہے

اَے نُورِ لامکاں یہ شبِ غم دراز کیوں ہے

محتاجِ دُعا۔ خاکسار عبدالرحیم راٹھور۔

مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع سے

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(کا)

بصیرت افروز خطاب

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطاب جو حضور انور نے مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے دوسرے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مورخہ ۲۶ر اخاء (اکتوبر) کو اسلام آباد (لنڈن) میں بیک وقت اردو اور انگریزی میں ارشاد فرمایا کا اردو حصہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

......انگریزی میں میں نے ان کو یہ بتایا ہے کہ عموماً تو اصول میں نے یہ اختیار کیا ہوا ہے اور ہدایت بھی یہ دی ہوئی ہے کہ جس ملک میں ہم رہتے ہیں اُسی کی زبان میں ہم اپنے رسمی جلسے وغیرہ منعقد کیا کریں کیونکہ اہل ملک کا حق ہے کہ ان کی زبان استعمال ہو۔ لیکن اب ہمارے مہمان ہیں بہت سے ایسے جن کو ایک لفظ بھی انگریزی کا نہیں آتا تو دل تو چاہتا ہے کہ ان کو مخاطب کرکے اردو میں بات کی جائے لیکن پھر خیال جاتا ہے کہ ان انگریزوں کا یہاں کے نو عمر پلے ہوئے ان بچوں کا جن کو اردو نہیں آتی ہے اور ان کا حق بہرحال فائق ہے یہ بیان کرکے میں نے بتایا کہ پھر میں خطبے کیوں اردو میں دیتا ہوں؟ یہاں اس ملک سے اردو میں خطبے دینا پھر یہ اس اصول کے خلاف بات نظر آتی ہے اس کا جواب میں نے خود یہ دیا ہے کہ اس جلسے میں اور خطبوں میں نمایاں فرق ہے

خطبے تمام دنیا کے احمدیوں کی ملکیت ہیں

ان کا حق ہے کہ خلیفہ وقت کا خطبہ سنیں اور اس میں جو اصولی ہدایات دی جاتی ہیں وہ سب کو دی جاتی ہیں اجتماعات کی رپورٹیں بھی ان کو پہنچتی ہیں لیکن ثانوی حیثیت سے جس ملک کا اجتماع ہے اس کا پہلا حق بن جاتا ہے کیونکہ یہ مرکزی اجتماع نہیں ہے دنیا کا بلکہ یو کے کا اجتماع ہے اس لئے مجبوراً انگریزی اختیار کرنی پڑ رہی ہے لیکن اس ترمیم کے ساتھ کہ کچھ نہ کچھ ترجمہ کرکے میں اردو دانوں کو بھی بتا دوں گا کہ میں نے کیا کہا تھا......

......میں نے یہ بتایا ہے کہ

آج کے زمانے میں سب سے اہم جہاد

جماعت احمدیہ کے لئے سب سے اہم کام اور خدمت جو جماعت احمدیہ نے سرانجام دینی ہے وہ تبلیغ ہے۔ تبلیغ اپنے غیر احمدی مسلمان بھائیوں کو، تبلیغ ہندوؤں کو، تبلیغ سکھوں کو، تبلیغ بدھوں کو، تبلیغ کنفیوشسوں کو تبلیغ ان کو بھی جو دہریہ ہیں اور مختلف ازم کے نام پر دنیا میں کئی قسم کے فتنے پھیلا رہے ہیں۔ تبلیغ آج کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ یہ زندگی اور موت کا سوال ہے یہ کہہ کر میں اس فقرے کی اصلاح کرانا چاہتا ہوں کیونکہ یہ محاورہ ہے تمام جس سے آپ ایک بات سمجھتے ہیں۔ مگر جہاں تک جماعت احمدیہ کا تعلق ہے یہ صرف زندگی اور زندگی کا سوال ہے کیونکہ

جماعت احمدیہ کی ڈکشنری میں موت کا کوئی لفظ نہیں

جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے زندگی اور اس سے بڑھ کر زندگی مقدر کی ہوئی ہے لیکن جس جدوجہد کے ساتھ، جس کوشش کے ساتھ ہمیں زندگی کے نئے مقام عطا ہونے ہیں، نئی منازل ملنی ہیں اس کے لئے سب سے اہم کام آج تبلیغ ہے.....

......میں نے یہ کہا ہے کہ ہمیں تبلیغ کے نقطۂ نگاہ سے یہ سوچنا چاہئے کہ یہ ایک جہاد ہے، ایک جنگ ہے اور جنگ کے لوازمات سے باخبر رہنا بڑا اہم کام ہے۔ جنگ کے لوازمات میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ ہتھیار تو اپنا میں ہتھیار تو اختیار کریں اور ہتھیار لینے کے بعد ان کا چلانا سیکھیں کیونکہ اگر ہتھیار ہوں اور چلانا نہ آتا ہو تو بسا اوقات وہی ہتھیار ہتھیار والے کے خلاف استعمال ہونے لگتے ہیں....

....میں نے یہ بتایا ہے کہ جب میں ہتھیاروں کی بات کرتا ہوں تو

سب سے اہم ہتھیار

جو میرے ذہن میں آتا ہے جس کے بغیر تبلیغ ہو ہی نہیں سکتی وہ دُعا ہے۔ آپ میں سے بعض سوچ سکتے ہیں کہ قرآن کریم کا علم، دلائل، حدیث کا علم ان کی باتیں کیوں نہیں کیں؟ کیونکہ تبلیغ میں تو زیادہ ضرورت ان کی پڑتی ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ دُعا کے بغیر تو قرآن کا علم بھی نہیں آسکتا بلکہ قرآن کا علم ہی نہیں آسکتا دُعا کے بغیر۔ باقی علم تو دنیا کے دنیا داروں کو مل جاتے ہیں لیکن قرآن الٰہی کتاب ہے یہ تو ناممکن ہے کہ

دُعا کے بغیر

اس کا علم حاصل ہو سکے اسی طرح آنحضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے ارشادات ہیں۔ آپ بھی دعاؤں کی برکت ہی سے ان کے صحیح معنی کو پہنچ سکتے ہیں ورنہ ٹھوکر کے خطرات ہیں اور ویسے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس زمانے میں ہمیں یہ یاد کروایا کہ سب سے مضبوط ہتھیار، سب سے اہم ہتھیار دعا ہی کا ہتھیار ہے اور اتنا اس پر زور دیا، اتنا اس پر زور دیا، اتنا اس پر زور دیا کہ گزشتہ چودہ سو سال میں تمام علماء امت نے اور بزرگان امت نے دُعا پر جو کچھ کہا اور جو کچھ لکھا اس کو آپ اکٹھا کر لیجئے اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال اور تحریروں کو

ایک طرف رکھ لیجئے یہ زیادہ وزنی ہوں گی، زیادہ بھاری ہوں گی اور تعداد میں بھی زیادہ ہوں گی۔ سب سے اہم عظیم الشان کارنامہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانے میں سرانجام فرمایا وہ دُعا کی طرف دُنیا کی توجہ دلائی ہے تمام دُنیا کو اس مقام کی طرف بلایا جو سب سے اہم کامیابیوں کا مقام ہے۔ اور جس سے دُنیا پوری طرح غافل ہو چکی تھی۔ تو اس کو اوّلیت دیجئے اور

دعاؤں کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائیے

پھر آپ کو ہمتیں عطا ہوں گی، پھر خدا آپ کی مدد کو آئے گا۔ معجزانہ طور پر آپ کو دلائل سکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ خطرات کے وقت آپ کی مدد فرمائے گا۔ مشکل فیصلوں کے وقت آپ کو بتائے گا کہ کون سا درست اقدام ہے؟ کونسا غلط اقدام ہے؟ تو ساری زندگی آپ کی محفوظ ہو جاتی ہے۔ دُعا سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے، کوئی مددگار ہی نہیں ہے آپ کا۔ خصوصاً تبلیغ کے میدان میں.....

...... دوسری بات میں نے یہ بتائی ہے کہ دُعا کے بعد جو ہتھیار سب سے اہم ہے وہ میرے نزدیک

اللہ کی محبت

ہے اور اللہ کی محبت وہ سرچشمہ ہے طاقت کا جس سے آپ طاقت حاصل ہتھیار کتنے بھی اچھے ہوں اور کیسا بھی فن آپ جانتے ہوں اُن ہتھیاروں کے استعمال کا اگر جسم میں جان ہی نہیں تو آپ ہتھیاروں کو کیسے استعمال کریں گے؟ اب یہاں سے کوئی نازک سے نازک بدن کا لڑکا پکڑیں اس کو آپ کراٹے سکھا دیں اچھی طرح اور پھر جرمنی کی کبڈی کی ٹیم کے کپتان سے لڑا دیں کہ اب

اس سے کبھی کبھی کھیلو تو جو اس لئے جانے کا شوق ہوگا وہ آپ کو پتہ ہی ہے تو علم الگ بات ہے اور طریقہ آنا بھی الگ بات ہے لیکن جب تک جان جسم میں نہ ہو جسم کمایا ہوا نہ ہو اس وقت تک ہتھیاروں کا استعمال آپ کیسے کر سکتے ہیں؟

تو روحانی دنیا میں تمام انرجی (ENERGY)

تمام طاقت کا سرچشمہ

اللہ کی محبت ہے اور دعاؤں کے لئے بھی اسی سرچشمہ کی ضرورت ہے اور اگر یہ نہ ہو تو دعا کے ذریعہ کچھ نہ کچھ مانگا جا سکتا ہے سرمایہ۔ اسی لئے میں نے دعا کو پہلے رکھا تھا۔

اگر ایک آدمی محروم مطلق ہے بے چارہ لیکن اتنی سی اس کو بات سمجھ آگئی ہے کہ مجھے اللہ چاہیئے تو باوجود اس کے کہ ابھی اس کے دل میں محبت پیدا نہیں ہوئی اگر وہ دعا کرے گا تو اس کی جھولی میں خدا کچھ محبت کی خیرات ڈال دے گا۔ پھر وہ سرمایہ بڑھنے لگتا ہے اس لئے میں نے اس کو دوسرے نمبر پر رکھا ہے لیکن دراصل دعا کی جان اللہ کی محبت میں ہے بے قراری بھی دعا میں کام آتی ہے لیکن ایک محبت والے کی بے قراری کا اور نتیجہ نکلتا ہے ایک بے محبت دل کی بے قراری کا اور نتیجہ نکلتا ہے۔ اسی لئے بعض دفعہ لوگ سمجھتے نہیں کہتے ہیں کہ ہم نے بہت رو رو کے دعائیں کیں شاید خدا ہی ہے نہیں، سنتا ہی نہیں۔ کبھی تم اپنی زندگی پہ نظر ڈال کے تو دیکھو کہ جب تم امن کی حالت میں تھے تم نے خدا سے کیا پیار کیا تھا؟ کیا تعلق بڑھایا تھا

جب تعلق بنے ہوئے ہوں

پھر مشکل کے وقت وہ لوگ کام آیا کرتے ہیں۔ جب تعلق ہی نہ ہو تو پھر کون کام آیا کرتا ہے واویلا کا واویلا رہ جاتا ہے اور کوئی بھی مدد نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ فرق کرتا ہے محبت کرنے والوں اور غیر محبت والوں میں اور اگر یہ فرق نہ کرے تو محبت والوں پہ ظلم ہوگا اس لئے محبت ہے سرچشمہ ہر طاقت کا جس طرح زندگی کی ہر چیز کا اس دنیا میں جس میں ہم بستے ہیں شمسی ہر حرکت ہر سکون ہر تبدیلی کا سرچشمہ سورج ہے اسی طرح اللہ کی محبت روحانی دنیا کے روحانی عالم کے لئے وہ مرکزی کردار ادا کرتی ہے جو سورج اس مادی عالم میں کردار ادا کرتا ہے......

......اب میں نے یہ بتایا ہے کہ دعا اور محبت الٰہی کے بعد

کچھ دوسرے ہتھیار

اور کچھ دوسری ضرورتیں بھی ہیں جو جنگ میں کام آیا کرتی ہیں اور جن کے بغیر انسان مکمل طور پر اس لائق نہیں ٹھہرتا کہ وہ کسی دشمن سے مقابلہ کر سکے اور بالعموم کے علاوہ انجینئرز ہیں مختلف TRANSPORATION ہے اور باورچی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ بے شمار ضرورتیں ہیں جو ساتھ لگی ہوتی ہیں تو ان سب کا خلاصہ میں نے یہ بتایا ہے تیسری صورت میں وہ علم ہے

اپنے دین کا علم اور پھر دوسرے کے دین کا علم

جب میں علم کہتا ہوں تو دونوں باتیں میرے ذہن میں ہیں اس لئے جب میں دوسرے کے دین کا علم کہتا ہوں دین سے ابھی انگریزی میں اس کو بیان نہیں کیا تھا میں دوبارہ کر دوں گا تو میری مراد یہ ہے کہ ہر سوسائٹی میں جہاں آپ رہتے ہیں وہاں جس قسم کے لوگ آپ کو ملتے ہیں ان کے متعلق معلومات حاصل کرنا ضروری ہے ان کا دین ہے کیا؟ وہ کس بات پر اعتقاد رکھتے ہیں؟ اگر آپ ان کے متعلق معلومات حاصل نہیں کریں گے تو محض آپ کے اپنے دین کا علم آپ کے کام نہیں آسکے گا۔ اس لئے تیسری اہم ضرورت یہ ہے کہ آپ اپنے علم کو بڑھائیں اور

علم کو بڑھانے کے دو طریق

ایک پڑھ کر اور سن کر اور علما سے مل کر اور ان کی صحبت میں رہ کر اور دلچسپیوں کا رخ اس کی طرف بدل کر اور دوسرا عملاً میدان کار گزار میں کرنے اور تجربہ حاصل کرنے کے ذریعہ علم سیکھنا دونوں ذرائع اپنی اپنی جگہ بہت اہم ہیں......

......میں نے بتایا ہے کہ یہ

کام تو بہت لمبا اور مشکل نظر آتا ہے

کہ سب مذاہب کا علم حاصل کرنا شروع کرے اور انسان انتظار کرتا رہ جائے اور دوسرے کام بھی دنیا میں ہیں۔ اول تو اپنے دین کا علم پانے کے لئے جو وقت چاہیئے وہ آپ کے پاس نہیں ہے اور پھر غیر مذاہب کا اور اتنے مذاہب دنیا میں پھر نہ ہمت کی کمی نہیں تو کیا کیا جائے میں نے بتایا کہ ایک شکر کریں کہ آپ کا کام اس زمانے نے آسان کر دیا ہے۔ آج تو حال یہ ہے کہ دنیا کے مختلف مذاہب کے نام پر عملاً دہریت ہی نظر آرہی ہے۔ دنیا پرستی ہے مادہ پرستی ہے اور مذہب کی حقیقت کچھ باقی نہیں رہی۔ تاثیث ہوتی چلی جاتی ہیں نام الگ ہیں لیکن بنیادی طور پر انسان ایک ہی مذہب کا پیرو کار بن چکا ہے اور وہ ہے لا مذہبیت عملاً کوئی دلچسپی نہیں خیالوں کی دنیا لڑنے لڑانے کے لئے رکھے ہوئے ہیں مذاہب۔ عملاً اپنی زندگیوں میں

مذہب کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی

بلکہ دنیا پرستی ہے۔ اسی لئے جب آپ تبلیغ کرتے ہیں اور اکثر خط جو مجھے ملتے آتے ہیں اور وہاں زیادہ تبلیغ ہو رہی ہے خدا کے فضل سے وہ یہی بتاتے ہیں کہ جی ہم تو بڑا زور مار رہے ہیں۔ پھر آگے سے کوئی منہ ہی نہیں مارتا جس طرح کنڈی ڈال کر کوئی بیٹھا رہے مچھلی منہ ہی نہیں مارے گی کنڈی کو تو پھنسے گی کیسے؟ تو کہتے ہیں وہ بات ہی نہیں کرتی کیا کریں؟ اس کا میں نے طریق بتایا ہے کہ آپ کا کام آسان بھی ہو گیا اب آپ کو زیادہ مذاہب کا علم نہیں ہونا چاہیئے اس مذہب کا پتہ ہونا چاہیئے کہ اکثر دنیا دہریہ ہو گئی ہے مادہ پرستی ہو گئی ہے خدا سے غافل ہو گئی ہے، تو اس کے لئے کیا طریق ہے تو میں نے بتایا کہ اس کا بھی وہی طریق ہے کہ پہلے دو ہتھیار جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہی کام آتے ہیں ایسے موقع پہ

دعا اور اللہ کی محبت

یہ دو چیزیں انسان کی شخصیت میں ایسی حیرت انگیز تبدیلی پیدا کر دیتی ہیں کہ وہ خود بخود کوئی چاہے یا نہ چاہے غیروں کی دلچسپی کا موجب بن جاتی ہے۔ ایک خدا والا جس ماحول میں رہ رہا ہو اس کے اندر ایک پیار آجاتا ہے ایک چارم (CHARM) آجاتا ہے۔ مولویت اور خدا والا ہونے میں یہی فرق ہے۔ مولویت دھکا دیتی ہے مخاطب کو اور خدا والا ہونا کشش پیدا کرتا ہے اور کھینچتا ہے

یہی فرق ہے نبوت اور مولویت میں

...رام ہوتے چلے جاتے نہ چاہتے نہ چاہتے بھی کھنچے چلے آتے ہیں اور اس کے بغیر جو دنیا میں خشک مولویت کا تصور ہے۔ وہ تو اپنوں کو بھی دھکے دے کر باہر نکالتی ہے اور بڑے بڑے نکتے کہتے ہیں کہ ہم نہیں نکال کر چھوڑیں گے مذہب سے۔ قتل کر کے باہر نکالیں گے عجیب جہالت ہے مولویت میں تو میں جب خدا والا ہونا کہتا ہوں تو مولویت نہیں کہہ رہا میرا مطلب ہے خدا والے بنیں آپ کے اندر پیار پیدا ہو جائے گا لوگوں کے لئے۔ لوگ آپ سے پیار کرنے لگیں گے اور آپ کی دعائیں اور آپ کا خدا کا تعلق لازماً کھینچے گا لوگوں کو آپ کی طرف اور آپ کا وجود ان کو بتائے گا کہ اب ان کو ضرورت ہے اس چیز کی آپ کا وجود ان کو بتائے گا کہ آپ زیادہ مطمئن زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس کے نتیجے میں آپ کی زندگی دیکھ کر زیادہ دلچسپ ہو جائے گی۔ جب آپ کو خدا سے محبت پیدا ہو جائے اور دعا کی عادت ہو جائے تو زندگی میں ایک عجیب کرشمہ ہوتا ہے کہ شکوے بھی مزیدار ہو جاتے ہیں اور دکھ بھی مزیدار ہو جاتے ہیں کسی غیر اللہ کا تصور بھی اس زندگی تک نہیں پہنچ سکتا۔ تو جو یہی طریق آپ کو بتا رہا ہوں وہ تو مزے ہی مزے ہیں اس طریق کو اختیار کریں اور پھر تبلیغ ... باقی صفحہ ... ملاحظہ ...)

سیدنا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق

برنباس کی انجیل میں ایک عظیم الشان خوشخبری

از مکرم عبد المنان صاحب شاہد مربی سلسلہ کراچی

اللہ تبارک وتعالیٰ اجل شانہٗ و عزّ اسمہٗ اپنی پاک و مقدس کتاب عظیم قرآن مجید میں اپنے پیارے حبیب سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ

(الاعراف ۷ : ۱۵۸)

اس پوری آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ”وہ لوگ جو ہمارے اس رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں جو نبی ہے اور اُمّی (بے پڑھا) ہے جس کا ذکر توراۃ اور انجیل میں ان کے یعنی یہود و نصاریٰ کے پاس لکھا ہوا موجود ہے وہ ان کو نیک باتوں کا حکم دیتا ہے اور بُری باتوں سے روکتا ہے سب پاک چیزیں ان پر حلال کرتا ہے اور سب بُری چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان کے بوجھ ان پر سے جو ان پر پڑے تھے اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے پس وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے اور اس کو طاقت پہنچائی اور اس کو مدد دی اور اس کے نور کے پیچھے چل پڑے جو اس کے ساتھ اُتارا گیا ہے وہی لوگ کامیاب و بامراد ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ کے سچے انبیاء علیہم السلام کی صداقت کا ایک یہ بھی معیار ہوتا ہے کہ ان سے پہلے گزرے ہوئے انبیاء کرام اللہ سے الہام پاکر اپنے بعد آنے والے انبیاء کے متعلق پیشگوئی اور خوشخبری دیتے ہیں تاکہ ان کی پیشگوئی پوری ہونے پر لوگوں کا ان پر ایمان لانا اور ان کی کامل اتباع و پیروی کرنا آسان اور مفید اور مبارک ہو اور کسی لحاظ سے اُن پر ایمان لانا گراں نہ گزرے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ اس معیار کے مطابق سرور کائنات نبیوں کے سردار پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ سے پہلے گزرے ہوئے نبی اور رسول حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے بعض عظیم الشان پیشگوئیاں کی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر پوری ہو کر آپ کے سچے اور صادق ہونے کی گواہی دیتی ہیں اس طرح سے آپ پر ایمان لانے کے لحاظ سے عیسائیوں پر اتمام حجت کر دی گئی چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ

(الصف ۶۱ آیت ۷)

اس مکمل آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ ”اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے اپنی قوم سے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں جو کلام میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا پھر جب وہ رسول دلائل لے کر آگیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا کھلا فریب ہے۔“

یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلالی اور جمالی صفات سے متصف تھے اور اس آیت کریمہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے رسول اور نبی کا نام احمد قرار دیا ہے اور چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمالی نبی تھے اس لئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف جمالی صفات کو مدنظر رکھتے ہوئے آنحضرت کے احمد نام کی خوشخبری دی کیونکہ احمد نام صرف جمال پر دلالت کرتا ہے یعنی محبت اور پیار اور اخلاق و لائل اور براہین اور تعلیمات کے ساتھ تبلیغ رسالت کا فریضہ ادا کرنے والے نبی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ

(سورۃ فتح ۴۸ آیت ۳۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کی اعلیٰ صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ان کی حالت اور صفات حسنہ تورات میں بطور پیشگوئی بیان ہوئی ہیں اور انجیل میں بھی بیان ہوئی ہیں کہ وہ لوگ عبادت گزار اور باہمی محبت رکھنے والے ہوں گے الٰہی جماعتیں ہمیشہ بتدریج ترقیات کی منازل طے کرتی ہیں اور ایک چھوٹی سی کونپل سے ایک عظیم درخت بن جاتی ہیں یہ ترقی ان کی سچائی کی علامت اور دلیل حقہ ہوتی ہے اس مثال میں بتایا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی جماعت آہستہ آہستہ ترقی کر کے عروج حاصل کرے گی

یاد رہے کہ مستند تاریخ عالم سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بیسیوں اناجیل دنیا میں ظاہر ہو چکی ہیں ان میں سے عہد نامہ جدید میں صرف چار اناجیل متی مرقس لوقا یوحنا ہی مندرج ہیں جو ۳۱۲ عیسوی میں شاہ قسطنطین کے عیسائیت قبول کرنے پر ایک کونسل نے منتخب کیں یہ مقررہ کونسل اپنے بادشاہ کی منظوری نظر تھی اس نے اپنی پسند کی مندرجہ چاروں اناجیل کو بیسیوں دیگر اناجیل ہی سے منتخب کر لیا تھا اور ان کے علاوہ دیگر اناجیل کو مسترد کر دیا گیا۔ ان چاروں اناجیل کی حقیقت سب لوگوں پر واضح اور عیاں ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے آئے دن ان میں تحریف و تبدیلی کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:-

یُحَرِّفُوْنَ الْکَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُکِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰی خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ

(سورۃ مائدہ ۵ آیت ۱۴)

یعنی وہ کتاب کے الفاظ کو ان کی اپنی جگہوں سے بدل دیتے ہیں اور جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس کا حصہ بھلا بیٹھے ہیں اور تو ان کے چند ایک افراد کے سوا ان کی طرف سے کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے ایک مقدس حواری حضرت برنباس کی انجیل مقدس بھی دنیا میں پائی جاتی ہے برنباس کی یہ انجیل وی آنا کے عجائب گھر میں موجود ہے۔

حضرت برنباس کی انجیل میں سرور کائنات فخر موجودات خاتم الانبیاء سیدنا و مولانا آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں واضح اور غیر مبہم عظیم الشان پیشگوئی پائی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر حرف بحرف پوری ہوئی اور تمام عیسائیوں پر اتمام حجت قائم کر دی گئی۔ چنانچہ برنباس کی انجیل میں لکھا ہے:-

”اور اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ بے شک رسول اللہ ایک روشنی ہے جو تقریباً تمام مخلوقات کو مسرور کرے گا کیونکہ وہ فہم اور قدرت کی روح سے آراستہ ہے وہ حکمت اور قوت خوف اور محبت، بینش (عقل) اور اعتدال محبت اور رحمت کی روح سے آراستہ ہے عدل اور تقویٰ کی روح سے لطف اور صبر کی روح سے ایسی روحیں کہ تحفہ ان کے اس رسول نے اللہ سے سہ چند حصہ اس کا پایا ہے جو کہ اللہ نے اپنی تمام مخلوقات کو عطا کی ہیں میں نے سرا سر اس کو دیکھا اور اس کی تعظیم کی ہے جیسا کہ ہر ایک نبی نے دیکھا ہے کیونکہ اللہ ان (نبیوں) کو اس (رسول) کی روح بطور پیشگوئی کے عطا کرتا ہے اور جب میں نے اس کو دیکھا تو مجھے تسکین حاصل ہوئی

بقیہ خطبہ جمعہ ... دیکھیں اللہ تعالیٰ کیسے آپ پر فضل نازل فرماتا ہے اور کتنی آپ کی تبلیغ میں قوت اور کشش پیدا کرتا ہے انشاء اللہ ایسا ہی ہو۔ آمین ... بنا کر لیتے ہیں۔

☆

میں نے کہا اے محمد اللہ تیرے ساتھ ہو اور مجھ کو اس قابل بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھولوں کیونکہ اگر میں یہ شرف حاصل کر لوں تو بڑا نبی اور اللہ کا قدوس ہو جاؤں گا اور جب کہ یسوع نے اس بات کو کہا اس نے اللہ کا شکر ادا کیا۔"

(برنباس کی انجیل فصل ۴۴ آیت ۱۹ تا ۳۳ بحوالہ حقیقت عیسیٰ صفحہ ۸۴ تا صفحہ ۸۵)

حضرت برنباس کی انجیل میں اور بھی ایمان افروز پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں جنہیں متعصب عیسائیوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے اختراع قرار دیا ہے۔ برنباس کی انجیل کے علاوہ ان کے بعض مکتوبات کا ذکر بھی قدیم یونانی داخل کے نسخوں میں پایا جاتا ہے۔ مگر بعد میں ان کو خارج کر دیا گیا ہے۔

اسی طرح حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں برنباس میں لکھا ہے۔

"اور یہی بزرگی تمام کو عطا ہے رسول اللہ جس دن کہ آئے گا بیان کے ساتھ واضح کر دے گا جو کہ ہر ایک سے زیادہ چیزوں کو جاننے والا ہے اس لئے اللہ نے ... کو اپنی محبت سے پیدا کیا ... حضرت مسیح علیہ السلام ... اس وقت تک باقی رہے گی جب محمد رسول اللہ آئے گا جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے۔"

(برنباس فصل ۹۶ آیت ۷)

"شاگردوں نے جواب میں کہا کہ اے معلم! وہ آدمی کون ہوگا جس کی نسبت تو باتیں کر رہا ہے اور جو کہ دنیا میں عنقریب آئے گا۔ یسوع نے دلی خوشی کے ساتھ جواب دیا بے شک وہ محمد رسول اللہ ہے اور جب وہ دنیا میں آئے گا تو اس اصل رحمت ... ۴۳

محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم
غیروں کی نظر میں

از مکرم محمد انوار الحق مجاہد صاحب لاہور

آج سے چودہ سو سال پہلے سرزمین عرب جہالت کی تاریکیوں میں ڈوبی ہوئی تھی علوم و فنون اور تہذیب و شائستگی کا نام و نشان تک نہ تھا کسی کی عزت و آبرو محفوظ تک نہ تھی انسانی خون پانی سے بھی زیادہ ارزاں تھا۔ اس ... کفر و ضلال اور ... شکستہ حالات میں ... حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری نسل انسانی کے لئے سراپا رحمت اور شفقت بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے اپنے خلق عظیم کی بدولت اپنے جانی دشمنوں کو بھی اپنا گرویدہ بنا لیا۔ آپ کے ... محاسن حمیدہ اور آپ کی عظمت کا اعتراف اپنے ہی نہیں بیگانے بھی کرتے ہیں۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت ہے اور ایسی حقیقت جس کا اپنوں اور بیگانوں سبھی نے اعتراف کیا ہے۔

ذیل میں چند مصنفین کی تحریروں کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں جو آپ کی عظمت کے اعتراف پر مشتمل ہیں چنانچہ ڈاکٹر ڈی رائٹ نے کہا:-

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم ناقل) ایک ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو ایسے مستحسن طریقے سے انجام دیا ہو۔"

-:(۲):-

باسورتھ سمتھ اپنی کتاب محمد اینڈ محمڈ ازم کے صفحہ ۱۰۸ پر لکھتا ہے:-

"صبح دم مؤذن کی آواز الصلوٰۃ خیر من النوم (نماز نیند سے بہتر ہے) ہر روز اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ جہاں جہاں بھی رسول عربی کا پیغام پہنچا اس کا مشرق کی روایت پرستی اور آرام طلبی پر گہرا اثر پڑا۔ نیز یہ دعوت آج بھی گواہی دیتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دنیا میں اللہ کی حکومت کے قیام پر اور انسان کی آزادی فکر پر کتنا گہرا یقین تھا۔"

-:(۳):-

نان گرد ... نام لکھتا ہے:-

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک بے مثال قانون ساز تھے۔ آپ کے جن کارناموں کو آج بھی امتیازی حیثیت حاصل ہے ان میں ... یہ ہے کہ آپ نے دنیا میں پہلی مرتبہ عربی زبان میں ایسے قانونی اصول و ضوابط وضع کئے جن کی قانونی حیثیت عمومی اور ابدی ہے آپ کے قوانین کو دنیا کی ... اللہ ... میں رائج کیا جا سکتا ہے۔"

-:(۴):-

فرانسز بلوہل اپنی کتاب انسائیکلوپیڈیا میں لکھتا ہے:-

"کوئی بھی غیر جانبدار اور تعصب سے بالاتر مؤرخ یا مصنف اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہم وطنوں میں مذہب کا ایک عظیم جذبہ پیدا کیا اور دینی اور اخلاقی اقدار کو عملی شکل میں تشکیل کیا۔ یہ عملی شکل اپنے اہل وطن ہی کی نہیں بلکہ ان ملکوں کے لوگوں کی بھی ضرورت تھی جو قدیم مذہبوں اور تہذیبوں کا گہوارہ رہے تھے جب یہ علاقے ان کے ہاتھوں سے فتح ہوئے تو دینی تعلیمات نے وہ احساس جگایا جس کے بعد یہ علم و دانش کے عظیم سوتے پھوٹے۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے (اپنے دین) جس قوت کا اظہار کیا اس کے باعث آپ کا دین آپ کی رحلت کے بعد بھی تیزی سے پھیلا اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ اس کامیابی کے پس پردہ ضرور غیر مرئی طاقت کار فرما تھی۔"

-:(۵):-

مسٹر ہملٹن گب نے لکھا:-

"ہمارے نزدیک یہ بات محتاج بیان نہیں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صحابہؓ نے اپنے ارادے اور جذبات جس طرح حضرت (محمدؐ) کی مرضی کے تابع کر دیئے تھے اس کی تمام تر وجہ آپؐ کی ذات کا اثر تھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو صحابہؓ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی باتوں کو کبھی اہمیت نہ دیتے۔ آپؐ کی دینی تعلیمات سے بڑھ کر آپؐ کی اخلاقی عظمت تھی جس نے اہل مدینہ کو اندار بنایا۔"

یہ تھا وہ عظیم الشان انقلاب جسے غیروں نے نہ صرف محسوس کیا بلکہ اس کا اعتراف و اظہار بھی کیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

"جسے جنت کو وہ ... لائے گا انسانوں کے اچھے نیک اعمال کا ذریعہ ہوگا۔ پس وہ سعید ہے اللہ کی رحمت سے بھرا ہوا ہے اور یہی رحمت ہے کہ اللہ ایمان داروں پر اس کو ... بارانی کی بوندوں کی طرح نثار کرے گا۔"

(انجیل برنباس فصل ۱۶۳ آیت ۵ تا ۱۱ بحوالہ حقیقت عیسائیت)

برنباس کی انجیل کے علاوہ دیگر اناجیل میں حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آپ کی عظیم الشان صداقت کے متعلق واضح پیشگوئیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہم اس موضوع پر صرف برنباس انجیل کی عظیم الشان پیشگوئی بیان کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت ... بانی سلسلہ ...)

پیشکش:-
S.K. GHULAM HADI & BROTHERS
(READY MADE GARMENTS DEALERS)
... BAZAR ... BHADRAK DT. BALASORE (ORISSA) PH. NO 122-253

حضرت خاتم النبییّن کا خدا تعالیٰ پر بے مثال توکّل

از مکرم کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب لاہور

خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔
وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق ۴)
یعنی جو اللہ پر توکل کرتا ہے اللہ اس کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اب اس مضمون کی طرف آنے سے پہلے ضروری ہے کہ ہم توکل کا مفہوم سمجھیں توکل کا مفہوم حضرت مصلح موعودؓ کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"جو کچھ خدا تعالیٰ نے ہم کو دیا ہے اس کو ہم زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور پھر جو کمی رہ جائے وہ خدا کے سپرد کردیں اور یقین رکھیں کہ خدا اس کمی کو پورا کرے گا۔"

سو انسان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام ذرائع کو جو خدا تعالیٰ نے اس کو عطا کئے ہیں استعمال میں لائے پھر اس کا نتیجہ خدا پر چھوڑ دے۔ روایت آتی ہے کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے اس سے پوچھا کہ تم نے کس چیز پر سفر کیا ہے اس نے عرض کی یا رسول اللہ! اونٹ کے ذریعہ۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اونٹ کہاں ہے اس نے عرض کی کہ اس کو خدا کے بھروسے پر چھوڑ آیا ہوں۔ رحمت للعالمینؐ نے فرمایا یہ توکل نہیں توکل تو یہ ہے کہ پہلے اس کا گھٹنا باندھو پھر اس کو خدا تعالیٰ کے بھروسے پر چھوڑو۔ جو ذریعہ تجھے خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے پہلے اسے کام میں لا۔ اور خدا تعالیٰ پر توکل کر۔

قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء میں خدا تعالیٰ پر توکل کی ایک عجیب شان پائی جاتی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ وہ بت جن کی تم اللہ تعالیٰ کے سوا پرستش کرتے ہو۔

لَا يَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (العنکبوت ۱۸)

تم کو رزق نہیں دے سکتے۔ پس اللہ سے اپنا رزق مانگو اور اس کی عبادت کرو اور اس کا شکر ادا کرو تم کو اسی کی طرف لوٹا کر لے جایا جائے گا۔

اب بجائے اس کے کہ قوم آپؑ کی بات مانتی اس نے کہا۔
قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ (العنکبوت ۲۵)
کہ اس کو قتل کردو یا جلا دو۔ قوم کے اس فیصلہ پر آپؑ گھبرائے نہیں منت سماجت نہیں کی۔ ان سے معافی نہیں مانگی۔ بلکہ آپؑ نے اپنے خدا پر بھروسہ رکھا کہ وہی مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ منکرین نے اپنی تدبیر کی اور خدا تعالیٰ نے بھی اپنی تدبیر کی اور آگ کو حکم دیا:۔
يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا
آخر آگ ٹھنڈی ہوگئی آپؑ کے جسم کو ذرہ بھر بھی نقصان نہ پہنچا اور کفار کی آنکھوں نے فَاَنْجٰهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

عزیز مصر کی بیوی نے حضرت یوسفؑ کی مرضی کے خلاف ایک فعل کروانا چاہا اس پر حضرت یوسفؑ کا رد عمل کیا تھا آپؑ نے فرمایا مَعَاذَ اللّٰهِ کہ میں ایسا کرنے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ اس مکروہ فعل پر آپؑ راضی نہیں ہوئے بلکہ مسلسل انکار کرتے رہے آپ کو خدا تعالیٰ پر مکمل بھروسہ تھا کہ وہی اس شیطانی بھنور سے آپ کو بچا کر رستہ بخشے گا۔ عزیز مصر کی بیوی نے اپنی ناپاک خواہش کی ناکامی پر جو الزام آپ پر لگایا خدا تعالیٰ نے اس سے آپ کو باعزت بری ہی نہیں کیا بلکہ اسی ملک میں باعزت مقام بھی عطا فرمایا جہاں خدا تعالیٰ نے گذشتہ انبیاء کو توکل کی تعلیم دی۔ وہاں اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی فرمایا
وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ (الفرقان ۵۹)
یعنی تمہیں چاہیے کہ تم صرف اس خدا تعالیٰ پر توکل کرو۔ جو زندہ ہے اور جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔

تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عسر میں بھی یسر میں بھی خدا تعالیٰ پر مکمل توکل کیا اور آپ کے دشمن اپنے بد ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے ذیل میں روحانی سرور حاصل کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توکل علی اللہ کے چند واقعات بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ہجرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے جب دین حق پھیلنے لگا اور لوگ کفار مکہ کے دین کو چھوڑ کر خدا کے دین کو قبول کرنے لگے تو کفار مکہ کے دلوں میں حسد کی ایک آگ بھڑک اٹھی اور وہ دین حق کی ترقی کو روکنے کے لئے مختلف حربے استعمال کرنے لگے۔ انہوں نے صحابہ کرام پر ہی نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی انسانیت سوز مظالم ڈھائے جب وہ بد بخت ہمیشہ ناکام و نامراد رہے تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا ایک منصوبہ بنایا۔ مختلف قبائل سے چنے گئے نوجوانوں نے آپؐ کے گھر کا محاصرہ کیا تا کہ رات رحمت للعالمینؐ کو تلواروں سے بیدریغ بچھا دیں لیکن وہ پیارا وجود جس کو خدا تعالیٰ کی ذات پر مکمل بھروسہ تھا۔ اس کے جسم پر کپکپی پیدا نہ ہوئی۔ کوئی اضطراب پیدا نہ ہوا۔ خدا کی پراگندہ خاک پڑھتے وہ اپنے مکان سے فرشتوں کے سایہ میں سلک اور خونخوار درندوں کی آنکھوں میں دھول جھونکتا ہوا گذر گیا ان کے حیرت زدہ منہ کھلے کے کھلے رہ گئے ان کے پنجے فالج زدہ ہوگئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی منزل پر خیر و عافیت سے پہنچ چکے تھے۔ اللہ اللہ کس قدر توکل تھا۔ آپ کو حی القیوم خدا پر اور خدا [illegible] پیارا تھا وہ وجود کہ [illegible] خونخوار درندوں کی بینائی سلب کر لی۔

۲۔ غار ثور:۔

مکہ سے ہجرت کے بعد پیارے آقا (فداہ امی وابی) اپنے وفادار غلام کی معیت میں غار ثور پہنچ چکے تھے شکست خوردہ سرداران قریش کھوجی کو لے کر آپؐ کی تلاش میں نکلے وہ ان کو لے کر عین غار کے منہ پر جا پہنچا اور کہا یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس غار میں ہے یا پھر آسمان پر چڑھ گیا ہے آنحضرتؐ اور حضرت ابوبکرؓ کے کانوں نے یہ الفاظ سنے تو حضرت ابوبکرؓ نے غمگین آواز میں عرض کی۔ یا رسول اللہؐ دشمن سر پر پہنچ گیا ہے ایسے موقعہ پر جبکہ دشمن اپنے بد ارادوں میں کامیاب ہو سکتا تھا خدا تعالیٰ کے پیارے وجود نے بڑے وقار اور توکل علی اللہ کے انتہائی جذبہ سے حضرت ابوبکرؓ کو فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ اے ابوبکر کسی قسم کا فکر نہ کرو خدا تعالیٰ ہم دونوں کے ساتھ ہے سو خدا تعالیٰ نے ان کا ساتھ دیا اور کفار اپنی نامرادی پر کڑھتے ہوئے واپس ہو گئے واللہ اس سے بڑھ کر خدا تعالیٰ پر توکل کی مثال نہیں ملتی کہ دشمن کے ہاتھوں میں بے نیام تلواریں ہوں اور مظلوم چند قدموں کے فاصلہ پر خدا تعالیٰ کی ذات پر اس قدر توکل؟

ایک غزوہ سے واپسی:۔

غزوہ غطفان سے واپسی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور تلوار شاخ کے ساتھ لٹکا کر سو گئے اور صحابہؓ ادھر ادھر درختوں کے نیچے سستانے لگے غورث بن الحارث جو آپؐ کے تعاقب میں تھا اس نے تلوار اتار کر گستاخانہ الفاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جگایا اور کہا اب تم کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ پر توکل کے سنہری زمانے پیکر وجود (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اس گستاخ کی منت سماجت نہیں کی دل میں اس نابکار کا خوف پیدا نہیں ہوا۔ موت کے خوف سے صحابہؓ کو آواز نہیں دی اور نہ ہی آپ نے اپنے سر پر ننگی تلوار دیکھ کر کمزوری کا مظاہرہ کیا بلکہ بڑے وقار (باقی صفحہ پر)

اُذکروا موتٰکم بالخیر

محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی مرحوم

از مکرم رشید احمد صاحب بھٹی فلاڈلفیا ــ امریکا

خاکسار کے والد مکرم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی بعمر ۸۲ سال مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۸۴ء رات ۱۲ بجے کے قریب اس دنیا سے رخصت ہو کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم پیدائشی احمدی تھے اور محترم قاضی عبدالرحیم صاحب بھٹی کے بڑے لڑکے تھے۔ جن کی باقی اولاد میں سے مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی اور قاضی منصور احمد صاحب بھٹی حال ربوہ بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ قاضی مبارک احمد صاحب بھٹی جو ان دونوں کے درمیان تھے گزشتہ سال یعنی ۱۹۸۴ء میں انتقال کر گئے تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

محترم والد صاحب نے تقسیم کے بعد راولپنڈی میں ہی مستقل رہائش رکھی اور یہیں وفات پائی۔ موصی تھے وصیت نمبر ۳۱۲۲ تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس خاندان کے تین افراد مکرم قاضی ضیاء الدین صاحبؓ اور ان کے دونوں بیٹے مکرم قاضی عبدالرحیم صاحبؓ اور مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ نے ۳۱۳ صحابہ میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ ہماری بڑی چچی محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ بفضل خدا بقید حیات ہیں۔ جو اس وقت خاندان میں سب سے بڑی ہیں اور ربوہ میں مقیم ہیں۔ والد صاحب کا بیان ہے کہ ہمارے پڑدادا مکرم قاضی ضیاء الدین صاحبؓ جو ابتدا میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس اپنے آبائی وطن قاضی کوٹ (گوجرانوالہ) سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے ۱۹۰۴ء میں قیام بہشتی مقبرہ سے پہلے فوت ہو گئے تذکرہ میں ان کی وفات کے بارے الہام درج ہے۔ خلافت ثانیہ کے آخر میں مکرم قاضی عبدالسلام صاحب

ربوہ کی درخواست پر حضور نے نعش ربوہ منتقل کرنے اور چار دیواری لگنے کی اجازت دی تھی جو حضور کے مزار کے مشرق کی طرف لگا دیا گیا قبر حضرت مولوی عبدالرحمن صاحبؓ کے باب الانوار والے مکان سے ملحق جانب شمال جو حضور کے مزار کے جانب شمال کا قبرستان (روزی قبرستان) میں موجود ہے۔

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحبؓ کہا کرتے تھے کہ میرے جسمانی باپ کا نام بھی غلام احمد ہے اور روحانی باپ کا نام بھی غلام احمد ہے (مسیح موعود علیہ السلام)

مکرم والد صاحب سادہ منش اور تکلفات سے آزاد تھے۔ قادیان سے باہر رہنا پسند نہیں تھا۔ ایک بار قادیان سے باہر ملازمت کی مگر ہر جمعہ قادیان پہنچ جاتے تھے تقریباً (۵۰) پچاس سال قرآن کریم کی کتابت کی۔ اپنے فن میں ماہر تھے آج تک راولپنڈی میں ان جیسا عربی لکھنے والا کوئی نہیں ہوا۔ سلسلہ کی بہت ساری کتب کی کتابت کا شرف حاصل تھا۔ حضرت پیر منظور محمد صاحبؓ نے قاعدہ یسرنا القرآن کی طرز کتابت محترم والد صاحب کو ہی سکھائی تھی۔ اور رائج الوقت قاعدے اور قرآن کریم والد صاحب کے ہی لکھے ہوئے ہیں۔ والد صاحب کا بیان ہے کہ ۱۹۱۸ء سے پیر منظور محمد صاحب کے شاگرد تھے۔ ۱۹۲۳ء میں ...... حمائل سائز پر دوبارہ قرآن کریم کی کتابت کی اور تقسیم ملک سے قبل دوبارہ قاعدہ یسرنا القرآن لکھا۔ ایک بھتیجے کے لئے ایک کانی روشنائی سے آفسٹ کے لئے محفوظ کرنے کے لئے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ اپنے پیشہ کو اپنے محبوب مشغلہ یعنی تبلیغ میں کبھی حائل نہیں ہونے دیا۔ قادیان میں ہر سال گرمیوں کے ایام میں اردگرد کے دیہات میں جا کر تبلیغ کرتے تھے راولپنڈی میں کام کے دوران موضوع شروع ہو جاتا تو سب کام دھرا رہ جاتا۔ بذلہ سنج اور حاضر جواب تھے۔ راولپنڈی کے بعض سرکردہ علماء سے ذاتی رابطہ تھا۔ غیر احمدی علماء کو تبلیغی خطوط بھی لکھتے رہتے تھے

سلسلہ کے معروف مربی مکرم مولانا محمد عبداللہ صاحب قریشی کاشمیری نے والد صاحب کے ذریعہ ہی احمدیت قبول کی جسم کمزور تھا۔ مگر بہت ہمت جوان تھی۔ نڈر تھے۔ کشمیری بازار راولپنڈی میں ہمارے مرحوم بھائی مکرم نصیر احمد صاحب بھٹی (مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) نے احمد کمرشل کالج کے نام سے ٹائپ کالج کھولا تھا۔ اور باہر دیوار پر ایک بلیک بورڈ تبلیغی اقتباسات لکھنے کے لئے بنا دیا تھا جس پر بھائی صاحب اور پھر والد صاحب حضور کے اقتباسات لکھتے تھے۔ پیغام حق کی اس تندہی سے اشاعت کی تڑپ کی وجہ سے ہمارا گھر اخبار "آزاد" کے مطابق ۱۹۵۳ء میں "مرزائیوں کا سب سے بڑا اڈا" کہلایا۔

اسی زمانہ میں ہمارے گھر پر بھی حملہ ہوا مگر خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے زیادہ نقصان سے محفوظ رکھا۔ نیز انکوائری رپورٹ میں بھی اس کا ذکر ہے ۱۹۷۴ء کا زمانہ بھی اسی مکان میں گزرا اور پھر ہم نے خدا تعالیٰ کے نشانوں کا کئی بار اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا۔

جماعتی تنظیم کے مطابق اس حلقہ کو اب تک حلقہ احمد کمرشل کالج کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ مرحوم والد صاحب جب تک کشمیری بازار میں رہے اپنے حلقہ کے صدر رہے۔ مغرب کی نماز مرکز نماز میں پڑھاتے ورنہ گھر میں ہر نماز سب افراد خانہ کو اکٹھا کر کے باجماعت ہوتی الحمد للہ یہ طریق اب بھی ہمارے گھر میں قائم ہے۔ کم عمری کی شرط کے مطابق صحابی نہیں تھے یعنی (سن ۱۹۰۳ء) کی پیدائش تھی مگر بھائی کے بڑے لڑکے ہونے کی وجہ سے انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر تھے جلسہ سالانہ سے کبھی غیر حاضر نہیں ہوئے سلسلہ کے تمام اخبارات و رسائل کے مستقل خریدار تھے۔ جلسہ پر ان کی واحد خریداری صرف سلسلہ کی کتابوں کی ہی تھی کثیر الاولاد تھے مگر متوکل انسان تھے ہم نے اپنی ہوش میں انہیں تہجد گزار پایا۔

سادہ اور تھوڑی غذا تھی۔ مگر وقت پر کھاتے تھے۔ سیر آخر دم تک کرتے رہے ان کی اصل غذا تبلیغ تھی اور اس راہ میں انہوں نے تکلیفیں بھی اٹھائیں کئی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھایا۔ ایک بار معہ والدہ صاحبہ (عائشہ بی بی مرحومہ جن کا انتقال ان کی وفات سے دو سال قبل ۱۹۸۰ء میں ہوا اور جو موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں) کے ہمراہ لندن اپنے دیگر بچوں کے پاس گئے اور خوش آئے ان کے دیگر اولاد میں سے میرے بڑے بھائی منیر احمد صاحب بھٹی، کبیر احمد صاحب بھٹی اور حمید احمد صاحب بھٹی علی الترتیب لندن، جلنگھم اور ہیرسبرگ (امریکہ) میں ہیں اور ہمشیرگان میں سے بشریٰ بیگم، زکیہ بیگم اور مودودہ طلعت پاکستان میں اور امۃ الحفیظ، امۃ الودود کینیڈا اور یو۔کے (U.K.) میں رہائش پذیر ہیں۔ نصیر احمد صاحب بھٹی مرحوم بہشتی مقبرہ میں اور امۃ العزیز سعیدہ مرحومہ پنڈی میں مدفون ہیں مگر بہشتی مقبرہ ربوہ میں کتبہ موجود ہے بہر حال کوئی ۷۰ کے قریب پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں اور پڑپوتے وغیرہ یادگار چھوڑے ہیں۔ محترم والد صاحب مرحوم کو یہ شرف بھی حاصل تھا کہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ محترمہ امۃ الحی صاحبہ کو ان کے بچپن میں قرآن مجید ناظرہ انہوں نے پڑھایا تھا۔ حضرت چوہدری صاحبؓ نے ان کے سپرد یہ خدمت کی تھی غالباً جب آپ حکومت ہند میں ریلوے کے وزیر اور دہلی میں قیام فرما تھے۔

حضور کو اکثر دعا کے لئے خط لکھتے رہتے تھے۔ اور اپنا تجربہ بتاتے تھے کہ جب بھی کوئی مشکل پیش آئی تو حضور کو خط لکھا ہے اور کام شروع ہو گیا ہے۔

آج وہ ہم میں نہیں ان کی یاد آئی تو چند حروف ان کے درجات کی بلندی کے لئے بغرض دعا سپرد قلم کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں اپنا قرب عطا فرمائے ان سے بہت مغفرت کا سلوک فرمائے اور ہمارا بھی انجام بخیر فرمائے۔ آمین

درخواست دعا ــ مکرم محمود احمد پرویز صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کالابن لوہار کہ علاقہ پونچھ B.Sc. کے امتحان میں نمایاں کامیابی، پریشانیوں کے ازالہ، والد صاحب کی مقدمہ میں کامیابی نیز دادی جان، امی جان اور خود کی کامل و عاجل شفایابی کیلئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

ع کہتی ہے تجھ کو خلقِ خدا غائبانہ کیا

"اسلام میں احمدیہ تحریک"

پروفیسر ایس او چینا (S. O. CHINA) کا مندرجہ ذیل مضمون وینکوور (کینیڈا) کے ہفت روزہ گورمکھی اخبار "سنگھرش" نے وسط اپریل ۱۹۸۵ء شائع کیا ہے۔ جس کا اُردو ترجمہ محترم گیانی عباداللہ صاحب کے مخلصانہ تعاون سے ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے (ایڈیٹر)

"احمدی جنہیں قادیانی بھی کہا جاتا ہے ان کا دینی مرکزی مقام قادیان ضلع گورداسپور (بھارت) میں ہے۔ اس فرقہ کی تعداد کوئی دو کروڑ کے قریب ہو گی۔ اور یہ دنیا کے بہت سے ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کی سب سے زیادہ تعداد پاکستان میں ہے۔ جہاں یہ کوئی چالیس لاکھ کے قریب ہیں۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ اگرچہ ان کا انتظامیہ مرکز آج کل پاکستان کے ضلع جھنگ میں "ربوہ" میں ہے اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ان کے متعدد مبلغین کام کر رہے ہیں، پھر بھی پاکستان میں اس فرقہ کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا۔ اور ایک آرڈیننس کے ذریعہ دیش کی ایک اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

اس تحریک کے بانی حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) تھے۔ جن کی پیدائش ۱۸۳۵ء میں ہوئی تھی۔ انہوں نے اس تحریک کو ۱۸۹۱ء (نہیں بلکہ ۱۸۸۹ء — مترجم) میں شروع کیا۔ اس تحریک کی بہت مخالفت ہوئی اور کئی قسم کے حملے اس تحریک کو قبول کرنے والے لوگوں پر کئے گئے۔ اس وجہ سے حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کی بقیہ زندگی بہت مشکلات میں گزری۔ ۱۹۰۱ء میں اس فرقہ کو "احمدیہ فرقہ" کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ ان کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی گئی۔ حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کا انتقال ۱۹۰۸ء میں لاہور میں ہوا۔

اُن کی وفات کے بعد حضرت حکیم نورالدینؓ کو جو کہ ایک فرشتہ خصلت شخصیت تھے خلیفۃ المسیح الاول تسلیم کیا گیا۔ اُن کی وفات ۱۹۱۴ء میں ہوئی اس کے بعد حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمدؓ کو خلیفۃ المسیح الثانی منتخب کیا گیا انہوں نے اپنے اس فرقہ کو نئے سرے سے منظم کیا اور وسیع پیمانہ پر تبلیغی کام شروع کیا اور اسلام کی تبلیغ کے انتظامات کئے۔ جس سے جلد ہی احمدیہ تحریک ایشیا، افریقہ، امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک میں پھیل گئی یہ تحریک ایک اصلاحی تحریک نظر آتی ہے۔ اس میں کچھ بھی اسلام کے خلاف یا اسلام سے الگ نہیں ہے دوسری طرف اس تحریک کے ذریعہ وہ سب کچھ کیا جا رہا ہے جس سے اسلام کی تبلیغ زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔

اُن دنوں بھارت میں انگریزی حکومت کو اس تحریک سے متعلق سمجھایا گیا تو انہوں نے اس فرقہ کے اکابر کی بہت سی باتیں تسلیم کر کے متعدد سہولتیں دیدیں۔ یہاں تک کہ قادیان کے شہر کو ریلوے لائین سے ملا دیا گیا۔ بہت سے پیسے جمع کئے گئے۔ ہسپتال، سکول، کالج کھولے گئے۔ فرقہ کے اکابر کو کو کاریں گھوڑے، یہاں تک کہ ہوائی جہاز بھی تحفے کے طور پر دیا گیا۔ بھارت میں ۱۹۴۷ء سے قبل اس فرقہ کے لوگوں نے قادیان میں ہوائی جہازوں کا اڈہ بنانے کا منصوبہ بھی بنایا تھا۔ تاکہ غیر ممالک اور بھارت کے یاتریوں کے لئے قادیان آنا جانا آسان ہو جانے لئے

۱۹۴۷ء میں ملک کی تقسیم ہوا۔ مسلم اکثریت پاکستان میں چلی گئی۔ قادیان سے بھی متعدد مسلمان پاکستان چل دیئے باوجودیکہ اُن دنوں پنجاب میں لاکھوں لوگوں کا قتل عام ہوا مگر قادیان میں ایک جان بھی ضائع نہ ہو سکی۔ اور تھوڑے احمدی پھر بھی قادیان میں ہی رہ گئے۔

اس فرقہ کے لوگوں نے تقسیم کے بعد ضلع جھنگ میں ربوہ (پاکستان) کے قصبہ میں اپنا مرکز بنایا (واضح رہے کہ ربوہ بھی غیر آباد اور بنجر زمین خرید کر احمدیوں نے خود ہی آباد کیا تھا — مترجم) آج اس تحریک کو قائم ہوئے صدی بھی نہیں گزری کہ اگر اس کی کامیابی تعداد سے کی جائے تو دو کروڑ لوگوں کا احمدی بن جانا ایک ایسی مثال ہے جس کا کہیں اور ملنا محال ہے احمدیوں کی پاکیزہ زندگی بھی اپنے آپ میں سے مثال ہے۔

دوسرے خلیفہ کی وفات کے بعد تیسرے خلیفہ ۱۹۶۵ء میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ چنے گئے اور ان کے بعد موجودہ خلیفہ (حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ) خلیفۃ المسیح الرابع ہیں۔ اس وقت بھارت میں تین لاکھ کے قریب احمدی آباد ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ .... جناب سر ظفر اللہ خان صاحب پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ بھی قادیانی ہی تھے۔ انہوں نے یو۔ این۔ او۔ میں متعدد وفود کی قیادت کی مگر اس فرقہ کے خلاف پاکستان میں ۱۹۵۳ء سے ہی بہت سے فسادات ہونے لگے۔ آج کل پاکستان میں اس فرقہ کو مسلم نہیں سمجھا جاتا۔ جب کہ دوسرے ممالک میں ان کو بڑی عزت اور احترام سے مسلمان خیال کیا جاتا ہے۔

اس فرقہ کے لوگ ہر ملک اور ہر علاقہ میں ملتے ہیں۔ انہوں نے بہت سی مساجد، مذہبی مراکز سکول، کالج اور ہسپتال بنائے ہیں۔ دنیا کی ۴۲ زبانوں میں ان کے اخبار اور رسالے نکلتے ہیں ان کا منصوبہ ہے کہ ۱۹۹۱ء تک دنیا کی تمام مختلف زبانوں میں قرآن شریف کے تراجم شائع کر دیئے جائیں گے۔ اگرچہ پاکستان اور سعودی عرب میں ان کو مسلمان نہیں سمجھا جاتا مگر عملی طور پر دیکھنے میں یہ کسی طرح بھی مسلمانوں سے کم نہیں۔ یہ اچھے مسلمان، اچھے ہمسائے اچھے شہری، ایماندار، محنتی اور ہر طرح کی اخلاقی خوبیوں کے مالک ہیں۔ یہ قادیان کو اپنا دینی مرکز خیال کرتے ہیں۔ اور مکہ کے بعد قادیان کی زیارت کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) کو بھی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم) کی غلامی میں نبی مانتے ہیں۔"

لے پروفیسر چینا صاحب کو یہاں پر مغالطہ ہوا ہے۔ قادیان کو برٹش حکومت کا ریلوے لائین سے ملانا کلیتاً تجارتی نقطۂ نگاہ سے تھا۔ نہ کہ احمدیوں پر کوئی احسان اسی طرح جماعت احمدیہ نے ایک پیسہ بھی انگریزی حکومت سے امداد کے طور پر کبھی نہیں لیا۔ اور نہ کوئی موٹر کار یا گھوڑا وغیرہ ہی حاصل کیا۔ جماعت احمدیہ نے سب کچھ اپنے ممبروں سے چندوں سے ہی حاصل کیا ہے۔ ۴۷-۱۹۴۶ء میں دو چھوٹے ہوائی جہاز بھی مفت حاصل نہیں کئے تھے۔ بلکہ ان کی قیمت ادا کی گئی تھی۔ الغرض پروفیسر صاحب موصوف کا یہ بیان واقعات کے سراسر خلاف ہے ——— عباداللہ گیانی۔

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرمائیں۔

الداعی: ناظر دعوۃ و تبلیغ صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواست دعا: مکرم پی عبدالرحمٰن صاحب آف پینگاڈی کیرلہ، حال قادیان اپنی بھتیجی عزیزہ مبارکہ سلمہا اہلیہ مکرم محمود احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت پینگاڈی کی کامل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست کرتے ہیں (ادارہ)

شاہراہ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

لجنات اماء اللہ بھارت کے سالانہ اجتماعات

☆ ــــ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰/۱۰/۸۵ بروز اتوار مقامی لجنہ و ناصرات کا پانچواں سالانہ اجتماع شایان شان طریق پر منعقد کیا گیا۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ صد ممبرات موجود تھیں۔ اس اجتماع کو کامیاب بنانے میں محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے بھرپور تعاون دیا فجزاھا اللہ تعالیٰ خیراً۔ اجتماع کا آغاز دُعا سے ہوا جو مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے کرائی بعدہٗ نصف گھنٹہ تک قرآن کریم کا درس ہوا۔

سب سے پہلے محترمہ النصری بیگم صاحبہ والدہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان کی زیر صدارت ناصرات کے حُسن قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے کرائے گئے۔ جج کے فرائض محترمہ ظہیر النساء بیگم صاحبہ محترمہ ... کمال الدین صاحب اور عزیزہ فریدہ نسیم نے ادا کئے۔ دوران جلسہ حاضرات کے لئے چائے کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ آخر میں محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا پیغام ناصرات کے نام پڑھ کر سنایا گیا۔

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی اور دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم میران شاہ صاحب کی زیر صدارت لجنہ کے حُسنِ قرأت۔ حفظ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقاریر اور دینی معلومات کے مقابلے کرائے گئے۔ چار بجے چائے سے تواضع کی گئی۔ آسمیں خاکسار نے تقریر کی۔ اس کے بعد محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ کا پیغام لجنات کے نام پڑھ کر سنایا گیا۔ لجنات و ناصرات کے کھیلوں کے مقابلے بھی ہوئے۔ تمام مقابلوں میں اوّل۔ دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس نے اجتماعی دُعا کروائی۔

☆ ــــ محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مدراس ہی تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۵ر اور ۶ر کو دو مقامات پر دینی کلاسز کا پروگرام شروع کیا گیا۔ لجنات و ناصرات کی تعداد ۱۹ تھی ۸ اطفال بھی شریک ہوئے۔ ان کلاسوں میں سورۃ بقرہ کی سترہ آیات کلام محمود اور درثمین کی نظمیں اور بعض دینی امور کے اسباق حفظ کرائے گئے مضامین لکھنے کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ دوسرے دن بھی لجنات و ناصرات کی تعداد ۱۹ تھی۔ ان کلاسز کا خاطر خواہ اثر ہوا اب لجنات و ناصرات اپنے اپنے گھروں میں بڑے شوق کے ساتھ پڑھنے لگی ہیں۔ الحمد للہ۔

☆ ــــ محترمہ شیریں باسط صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کٹک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳/۱۰/۸۵ کو لجنہ اماء اللہ کٹک کا سالانہ اجتماع احمدیہ مشن ہاؤس میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ حلیمہ بی بی صاحبہ نے کی اور نظم عزیزہ امۃ الباسط طاہرہ انوار اور عزیزہ حسینہ بنت المہدی نے خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ بعدہٗ خاکسار نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ محترمہ زیب النساء صاحبہ جنرل سیکرٹری نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ حُسنِ قرأت۔ تقاریر۔ نظم خوانی اور مختلف ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات دیئے گئے۔

☆ ــــ محترمہ نتھی بو صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ہُبلی تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۳/۱۰/۸۵ کو لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ اجتماع میں تمام ممبرات نے شرکت کی پردہ کی رعایت سے مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ہُبلی نے تقریر کی۔ اس اجتماع میں غیر از جماعت مستورات نے بھی شرکت کی۔ تمام حاضرات جلسہ کی تواضع بھی کی گئی۔

☆ ــــ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپی رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر اکتوبر کو لجنہ و ناصرات کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس کے ہر پروگرام میں کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات نے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ مختلف علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات بھی تقسیم کئے گئے۔ نمازِ تہجد نماز فجر اور درس و تدریس کا بھی انتظام کیا گیا۔

☆ ــــ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۳/۱۰/۸۵ کو لجنہ و ناصرات کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مختلف دینی، علمی ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ لجنات و ناصرات نے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ حصہ لیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

★ ــــ محترمہ امۃ النور صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سورو تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۳ر اکتوبر کو پہلے ناصرات کے اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو محترمہ عشاء النساء صاحبہ نے کی بعدہٗ محترمہ خورشید اختر صاحبہ نے عہد دہرایا بعدہٗ محترمہ سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ آخر میں مختلف دینی۔ علمی اور ذہنی مقابلہ جات کرائے گئے۔ جج کے فرائض محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ خورشید اختر صاحبہ اور خاکسار نے سرانجام دیئے۔

مورخہ ۱۴ر اکتوبر کو لجنہ کا اجتماع منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترمہ گلنار بیگم صاحبہ نے کی۔ بعدہٗ خاکسار نے عہد دہرایا۔ محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ اس کے بعد مختلف دینی۔ علمی اور ذہنی مقابلہ جات ہوئے۔ محترمہ خاتون بی بی صاحبہ۔ محترمہ نجم النساء صاحبہ اور خاکسار نے جج کے فرائض سرانجام دیئے کچھ ورزشی پروگرام بھی ہوئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

☆ ــــ محترمہ طاہرہ رب صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کیمارک تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۳ر ۱۴ر ۱۵ر اکتوبر کو لجنہ اور ناصرات کا سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں لجنہ و ناصرات نے شرکت کی۔ مختلف دینی۔ علمی۔ ذہنی اور ورزشی مقابلہ جات کروائے ... اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس موقعہ پر مجلس مشاورت بھی منعقد کی گئی۔

جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک) کی تبلیغی مساعی

مکرم عبد الحکیم صاحب قریشی ایم اے گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۱۷/۱۰/۸۵ کو ایک تبلیغی پروگرام کے تحت مکرم مولوی عبد المومن صاحب راشد مبلغ یادگیر کی سرکردگی میں مکرم غلام حمید الدین صاحب سیکرٹری مال اور خاکسار نے شہر کے اطراف میں متعدد افراد کو پیغام حق پہنچایا اور کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ گلبرگہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر سے بھی ملاقات کی گئی اور ان کو جماعت احمدیہ سے متعارف کرانے کے بعد قرآن کریم کا تحفہ پیش کیا۔ مکرم الحاج سیّد اقبال پاشا صاحب آف بنگلور نے اپنی جانب سے پانچ قرآن مجید بطور تحفہ لوگوں کو دیئے۔

مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس

مکرم سید جاوید عالم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خانپور ملکی (بہار) رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۳/۱۱/۸۵ کو مکرم کے عبد السلام صاحب معلم وقف جدید کی زیر صدارت مجلس مقامی کا ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ عہد خوانی کے بعد اجلاس کی کارروائی عزیز اکبر حسین کی تلاوت کلام پاک اور عزیز سید منور عالم کی نظم خوانی کے ساتھ شروع ہوئی۔ بعدہٗ چند خدام نے تقاریر کیں۔ اور اطفال نے نظمیں پڑھیں۔ آخر میں خاکسار نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے حسن کارکردگی میں مجلس مقامی کو انعام خصوصی کا حقدار قرار دیئے جانے پر تمام خدام و اطفال کو مبارکباد دی اور انہیں اس سے بھی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

احمدی مستورات کے زیر اہتمام الٰہ آباد میں جلسہ سیرت النبی صلعم

محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور لکھتی ہیں کہ مورخہ ۱۸/۱۱/۸۵ کو خاکسار کی زیر صدارت الٰہ آباد میں نجمی رحمان صاحبہ کے مکان پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد جلسہ کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مبارکہ مریم صاحبہ، نصیرہ خاتون صاحبہ، ہمیدہ مریم صاحبہ، حمیدہ خاتون صاحبہ، نجمی رحمان صاحبہ اور خاکسار نے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف حسین گوشوں کو اُجاگر کیا۔ اس بابرکت

مجلس میں ۵۰ غیر احمدی بہنیں بھی موجود تھیں۔ تمام حاضرات میں شیرینی تقسیم کی گئی اور دُعا کے ساتھ مجلس برخواست ہوئی۔

بھرت پور (بہار) میں تعزیتی اجلاس

مکرم اختر پرویز صاحب بھرت پور۔ سیوان (صوبہ بہار) سے اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۹/۸۵ ۔۷ بروز جمعۃ المبارک مکرم محمد انوار الحق صاحب کی صدارت میں محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم محمد علی صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم غلام نبی صاحب کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے حضرت چوہدری صاحب کے تقویٰ دینداری اور غیر معمولی علمی صلاحیتوں وغیرہ امور پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

حضرت خاتم النبیینؐ کا خدا تعالیٰ پر بے مثال توکل بقیہ صہ

دھرائے اور پُر شوکت آواز میں فرمایا "اللہ" اس ایک لفظ کا اس شخص پر ایسا ہیبت ناک اثر ہوا کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ آپ نے جلدی سے تلوار اُٹھائی اور فرمایا کہ اب تجھ کو کون بچا سکتا ہے؟ اس نادان نے لفظ "اللہ" کا جلال دیکھ کر بھی کہا آپ ہی مجھے بچا سکتے ہیں رحمۃ للعالمینؐ نے اس کو سرزنش کی کہ تم نے مجھ سے کوئی سبق حاصل نہ کیا اور پھر اسے معاف فرما دیا۔ لاریب ایسے نازک موقع پر جہاں آپؐ کو خدا تعالیٰ پر کامل توکل تھا وہاں آپ قاتلوں اور ظالموں کے لئے بھی رحمت تھے۔

جنگ حنین کا حیرت انگیز واقعہ

ایک شخص شیبہ نامی اس جنگ میں اس نیت اور ارادہ کے ساتھ شامل ہوا تھا کہ موقع ملنے پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دے۔ وہ خود کہتا ہے کہ جب لڑائی تیز ہوئی تو اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے میں نے تلوار سونت لی اور آپؐ کے قتل کے ارادے سے آپؐ کے قریب ہونا شروع کیا تو اس وقت مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے اور آپؐ کے درمیان آگ کا ایک شعلہ اُٹھ رہا ہے جو مجھے بھسم کر دے گا۔ مگر پھر بھی میں آگے بڑھتا گیا اچانک مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنائی دی کہ شیبہ میرے پاس آؤ۔ جب میں قریب پہنچا تو آپؐ نے میرے سینے پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا اے خدا شیبہ کو شیطانی خیالات سے نجات دے۔ شیبہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تھا کہ یکدم تمام دشمنی دور ہو گئی اور میرا دل آپؐ کی محبت کے جذبات سے اس قدر لبریز ہو گیا کہ میرے دل میں اس کے سوا کہ آپؐ پر جان قربان کر دوں کوئی خواہش نہ رہی۔

سبحان اللہ کس قدر توکل کی مثال ہے خلفائے راشدین یہ جانتے ہوئے بھی کہ دشمن ننگی تلوار لے کر آگے بڑھ رہا ہے اور قتل کے ارادے سے آ رہا ہے۔ آپؐ اس سے بچنے کے لئے ادھر اُدھر نہیں ہوتے۔ اس کے مقابل پر آپؐ نے اپنی تلوار نہیں سونتی اس سے پہلے کہ وہ آپؐ پر وار کرتا آپؐ نے حیی و قیوم خدا پر توکل کرتے ہوئے اسے اپنے پاس آنے کی دعوت دی اور شفقت سے اس کے سینے پر ہاتھ پھیرا جو فاتح بننے کی موہوم آرزو لے کر آیا تھا وہ خود ایسا مفتوح ہوا کہ ہمیشہ کے لئے آپؐ کی غلامی میں داخل ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو ہمیشہ خدا تعالیٰ پر توکل رہا اور آپؐ نے بنی نوع انسان کو بھی توکل علی اللہ کا ہی سبق دیا۔

آئیں اس پیارے وجود پر جس نے خاتم النبیین کا لقب پایا جو تمام کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا اور توکل کے انتہائی مقام پر فائز کیا گیا جس کے ذرہ ذرہ میں خدا نہاں تھا۔ ہم سب اپنے مالک خالق اور پیدا کرنے والے کے حضور یہ التجا کریں اور التجائیں کرتے چلے جائیں۔

یَا رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا
فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

(بقیہ کالم [illegible] سے)

ساتھ الوداع کہا۔

الحمد للہ کہ یہ قافلہ رات نو بجے بخیر و عافیت یادگیر پہنچا۔

اللہ تعالیٰ اس دورہ کو ہر اعتبار سے بابرکت کرے۔ اور افراد جماعت کے ایمانوں میں نئی جلا پیدا کرنے کا موجب بنائے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دورہ آندھرا پردیش اور یادگیر تک سفر کے لئے کار کا انتظام محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد نے فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا آندھرا میں دورہ و سعید (بقیہ صفحہ اوّل)

مورخہ ۳۱/۱۰/۸۵ کو صبح چھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بیگمات محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت حیدرآباد کے ہمراہ بیت النور سے جڑچرلہ کے لئے روانہ ہوئے۔ حیدرآباد کے خدام نے آپ کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہا۔ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ آندھرا پردیش بھی اس قافلہ میں شامل تھیں۔ تین کاروں پر مشتمل یہ قافلہ ٹھیک نو بجے جڑچرلہ پہنچا۔ جہاں افراد جماعت نے محترم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ کی زیر قیادت ان معزز مہمانوں کا استقبال کیا۔ کچھ دیر توقف فرما کر محترم میاں صاحب اس مقام پر پہنچے جہاں احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔ وہاں پر شامیانے نصب کئے گئے تھے۔ جن کے نیچے حیدرآباد اور محبوب نگر کے افراد جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت معززین بشمول علاقہ کے پادری صاحب بھی موجود تھے۔ پروگرام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت خاکسار حمید الدین شمس کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ عزیز میر احمد فاروق صاحب نے خوش الحانی سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام پیش کیا۔ ازاں بعد مکرم محمد صادق صاحب صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ نے اس منصوبہ کی تفصیل بیان کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ اقتباس پیش کیا کہ

"میں دو ہی مسئلہ لے کر آیا ہوں خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔"

(ملفوظات جلد دہم صہ ۲۸)

حضور علیہ السلام کے اس اقتباس کی روشنی میں محترم میاں صاحب نے فرمایا کہ یہ ہسپتال جس کا آج سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ اس کا کام بلا تفریق مذہب و ملت مخلوق خدا کی خدمت کرنا ہو گا۔ صدارتی خطاب کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے تمام افراد کا شکریہ ادا کیا۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے دست مبارک سے اس ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، مکرم صاحبزادہ مرزا کلیم احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ اور متعدد افراد جماعت نے اپنے ہاتھ سے بنیاد میں کنکریٹ ڈالی۔ محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد نے ایک جانور کی قربانی کی۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعدہٗ محترم میاں صاحب نے جڑچرلہ کے تمام افراد جماعت کے گھروں میں تشریف لے جا کر ان کے حالات دریافت فرمائے اور دُعائیں دیں۔

شام چار بجے قافلہ جڑچرلہ سے محبوب نگر پہنچا اور وہاں کے تمام افراد جماعت سے ملاقات کی مکرم محمد معین الدین صاحب سب انسپکٹر پولیس نے اپنے ہاں دعوت عصرانہ کا انتظام کر رکھا تھا جس میں بعض غیر از جماعت زیر تبلیغ معززین بھی مدعو تھے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے ان معززین کو بہت ہی احسن رنگ میں پیغام حق پہنچایا۔

رات ۸ بجے قافلہ محبوب نگر سے وڈمان پہنچا جہاں چینتہ کنٹہ اور وڈمان کے تمام افراد جماعت نے فلک شگاف نعروں سے معزز مہمانوں کا والہانہ استقبال کیا اور گلی کوچوں کو اسی دقت سجایا گیا وڈمان میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مولوی طاہر احمد صاحب معلم وقف جدید نے کی اور نظم تمیل احمد صاحب نے پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے دلنشین پیرائے میں خطاب فرمایا۔ اس موقعہ پر متعدد غیر از جماعت افراد بھی جلسہ گاہ میں موجود تھے۔ موقعہ کی مناسبت سے آنمحترم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا اور اجتماعی دُعا کروائی۔ جماعت احمدیہ وڈمان نے جملہ حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی۔

رات ۹ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مع افراد خاندان وڈمان سے چینتہ کنٹہ تشریف لے گئے۔ یہاں بھی افراد جماعت نے پُر جوش نعروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ مورخہ یکم نومبر (نبوت) کو محترم میاں صاحب مختلف افراد جماعت کے گھروں میں تشریف لے گئے اور حال احوال دریافت کرنے کے بعد ہر گھر میں دُعا کروائی۔ شام چھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب آل کرناٹک احمدیہ مسلم کانفرنس میں شمولیت کے لئے چینتہ کنٹہ سے یادگیر روانہ ہوئے۔ افراد جماعت احمدیہ چینتہ کنٹہ نے اپنے معزز مہمانوں کو اجتماعی رنگ میں

(باقی ملاحظہ فرمائیں کالم ۲ صہ [illegible])

جلسہ ہائے یوم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲ ربیع الاوّل بمطابق ۲۶ نبوت (نومبر) بروز منگل

۱۲ ربیع الاوّل حضرت نبی اکریم سید ولد آدم خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا مبارک دن ہے۔ سیدنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تمام روئے زمین پر توحید کا علم بلند ہوا۔ آپؐ نے تمام دنیا کو انسانیت اور اخلاق فاضلہ کا درس دیا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت اس مبارک دن جلسوں کا انعقاد کریں اور ان عظیم الرتبت اجتماعات کے ضمن میں اعظم حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں اور حضرت مسیح موعودؑ کے فرمودات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام پہ تقریریں فرمائیں اور سیکرٹریان تبلیغ و مبلغین کرام و معلمین صاحبان سیرت النبی صلعم کے جلسوں کی رپورٹیں نظارت دعوت تبلیغ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی توفیق پانے والے احباب

(فہرست نمبر ۴)

۱۔	مکرم افضل درکاہی صاحب مار شمس	ایک جانور
۲۔	مکرم مسلن یوسف صاحب 〃	ایک جانور
۳۔	مکرمہ خدابخش بنول بی بی صاحبہ 〃	ایک جانور
۴۔	مکرمہ نورانیہ حامد صاحبہ 〃	ایک جانور
۵۔	مکرمہ بھنو اصغری صاحبہ 〃	ایک جانور
۶۔	مکرمہ بیوہ ادکھو رحمو صاحب 〃	ایک جانور

امیر جماعت احمدیہ قادیان

عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں

عام طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اس جماعت ایسے وفات یافتہ موصی صاحبان کے تابوت بغرض تدفین بہشتی مقبرہ لے آتے ہیں جن کی منظوری مجلس کارپرداز سے نہیں لی ہوتی یا ایسے کم وقت میں اطلاع دیتے ہیں کہ منظوری حاصل کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لئے تمام عہدیداران جماعت خصوصاً اور احباب جماعت عموماً قاعدہ ۲۹۵ کو ملحوظ رکھیں قاعدہ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

قاعدہ ۲۹۵۔ کسی موصی کی میت جو کسی دوسری جگہ بطور امانت دفن کی گئی ہو تو کم از کم چھ ماہ گزرنے کے بعد اس کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے کی غرض سے لانے سے کم از کم ایک ماہ قبل نظارت بہشتی مقبرہ کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہوگا۔ اور بلا حصول اجازت میت کو نہیں لیا جائے گا۔"

۲۔ جس موصی کی میت لانے کی منظوری بھجوائی گئی ہو اس کی اطلاع بھی نظارت بہشتی مقبرہ کو اس طور پر دینی ہوگی کہ ہم تابوت فلاں تاریخ کو لا رہے ہیں تا تدفین کا انتظام قبل از وقت کیا جا سکے اور موقعہ پر مشکل پیش نہ آسکے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان

فارم اصل آمد

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے التماس! گذشتہ سال (یکم مئی ۱۹۸۴ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۵ء) کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد ۲ ماہ قبل بھجوائے جا چکے ہیں اور ان میں سے اکثر احباب کی طرف سے فارم پر ہو کر واپس دفتر ہذا کو مل گئے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء اور دفتر ہذا کی طرف سے ان کے فارم موصول ہو چکے ہیں سالانہ حساب بھجوایا جا رہا ہے۔ مگر ابھی تک ایک خاصی تعداد ایسے موصی احباب کی ہے جن کی طرف سے فارم اصل آمد پر ہو کر ابھی تک واپس نہیں ملے جن کی وجہ سے ان کے حسابات نامکمل ہیں ایسے موصی احباب کو چاہیئے کہ وہ فارم اصل آمد جلد پر کر کے سیکرٹری صاحب مال کی وساطت سے دفتر ہذا کو واپس کریں۔ اس سلسلہ میں قاعدہ ۱۰۰ کے الفاظ ان کی اطلاع و توجہ کے لئے درج ذیل ہے۔

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کی تاریخ سے چھ ماہ بعد تک رقم وصیت (حصہ آمد) ادا نہ کرے یا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور نہ دفتر سے اپنی معذوری بتا کر مہلت حاصل کرے تو صدر انجمن احمدیہ کو اختیار ہوگا کہ بعد مناسب تنبیہ اس کی وصیت کو منسوخ کر دے اور موصی جو رقم بھی حصہ وصیت میں ادا کر چکا ہو اس کے واپس لینے کا اُسے حق نہ ہوگا جس موصی کی وصیت انجمن کی طرف سے منسوخ کر دی جائے وہ جماعتی عہدیدار نہیں بن سکے گا۔"

عہدیداران جماعت و مبلغین حضرات سے ضروری گزارش ہے کہ اس اعلان کو اپنی جماعت کے تمام موصی احباب تک پہنچانے کا انتظام کریں تا موصی حضرات میں سے کوئی موصی ایسا نہ رہے جو امسال اپنا فارم اصل آمد پُر نہ کرے اور اپنے حسابات سے آگاہ نہ ہو۔

نوٹ:۔ حصہ آمد کا کوئی موصی اگر ایسا ہو جسکو ابھی تک فارم اصل آمد نہ ملا ہو تو وہ فارم اصل آمد دفتر ہذا سے طلب کرے یا سادہ کاغذ پر اپنی رقم کی آمد سالانہ درج کر کے سیکرٹری مال جماعت کی تصدیق سے دفتر ہذا کو بھجوا دے کیونکہ ممکن ہے کہ ان کو بھجوایا گیا فارم ڈاک میں ضائع ہو گیا ہو۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

دعائے مغفرت

(۱) سیٹھ محمود احمد صاحب شاہ گنج حیدرآباد چند ماہ علیل رہنے کے بعد مورخہ ۸/۱۱/۸۵ کو وفات پا گئے۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم سادہ مزاج، ملنسار، نیک، خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور مرکزی نمائندگان کا دلی احترام کرنے والے احمدی تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت، بلندئ درجات اور تمام افراد خاندان کو صبر جمیل عطا ہونے نیز مرحوم کی اہلیہ صاحبہ جو ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش ہیں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار بشارت احمد حیدر قادیان)

(۲) مورخہ ۱۱/۸۵/۲ کی رات بارہ بجے مکرم غلام احمد صاحب ڈار ولد مکرم سبحان ڈار صاحب ڈار آف ناصر آباد (کشمیر) آٹھ روز کی مختصر سی بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ اور نیک سیرت انسان تھے۔ ان کے بیٹے مکرم محمد امین صاحب ڈار نے ایصال ثواب کی خاطر یک صد روپے مختلف مدات میں ادا کر کے اپنے والد مرحوم کی مغفرت و بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے قارئین بدر سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار عبد العزیز ڈار سیکرٹری مال
ناصر آباد (کشمیر)

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۳۸۳۱۶ ۴ ۱ء — میں شکیلہ نصیر زوجہ نصیر الدین خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دہلی ڈاکخانہ دہلی ضلع دہلی صوبہ دہلی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ دسمبر ۱۹۸۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرے پاس مندرجہ ذیل اشیاء ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ جب بھی کوئی جائیداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دے دوں گی۔ نیز میری وفات پر جو بھی جائیداد ثابت ہو گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے:—

۱۔ حق مہر	۹۰۰۰۔۔۔
۲۔ سیٹ طلائی ۴ تولہ (ہار کانٹے و انگوٹھی)	۲۵۰۰۔۔۔
۳۔ ناک کا پھول	۱۰۰۔۔۔
۴۔ سیٹ نقری	۱۲۵۔۔۔
۵۔ گھڑی	۲۵۰۔۔۔
۶۔ سلائی مشین	۲۵۰۔۔۔
میزان	۱۲۲۲۵۔۔۔

گواہ شد — نصیر الدین خاں خاوند موصیہ
الراقمہ — شکیلہ نصیر
گواہ شد — طاہر احمد عارف

وصیت نمبر ۳۹ ۷ ۴ ۱ء — میں نسیم فاطمہ زوجہ مکرم قاضی محمد اسلم عباسی قوم شیخ عباسی پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن موضع ملی پور کھیڑہ ڈاکخانہ مین پوری ضلع مین پوری صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

ایک مکان پختہ واقعہ مین پوری تین کمرے ایک برآمدہ قیمت اندازاً	۔۔۔۔۔۔۴
زیور طلائی رنگ کان ۳ گرام ٹاپس ۱۰ گرام قیمت	۲۶۰۰۔۔۔
نقد رقم جو موجود ہے	۶۰۰۔۔۔
مہر بذمہ خاوند	۵۰۰۔۔۔
میزان	۳۷۰۰۔۔۔۴

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے پچاس روپے ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — جمیل احمد ناصر
الراقمہ — نسیم فاطمہ
گواہ شد — محمد یوسف مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

وصیت نمبر ۴۰ ۷ ۴ ۱ء — میں قاضی محمد اسلم عباسی ولد مکرم قاضی امام الدین صاحب قوم شیخ عباسی پیشہ ملازمت عمر ۶۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن مین پوری ڈاکخانہ مین پوری ضلع مین پوری صوبہ یو پی۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

غیر منقولہ جائیداد فی الحال کوئی نہیں منقولہ میں حسب ذیل ہے۔ میرا بینک بیلنس اس وقت مبلغ چوبیس ہزار روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہانہ انکم سات صد چالیس روپے ماہانہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — جمیل احمد ناصر
العبد — محمد اسلم عباسی
گواہ شد — محمد یوسف مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

وصیت نمبر ۴۱ ۷ ۴ ۱ء — میں عبد الحکیم وانی ولد عبد الکریم صاحب قوم وانی پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زمین خشکی ڈھلوان ۱/۲ ۴ کنال	۔۔۔۵۰۰۴
زمین باغ کوریل ۱/۲ کنال	۔۔۔۳۰۰۰
زمین آبی و زرعی باغ ایک کنال	۔۔۔۵۰۰۰
زمین آبی کوریل ۱/۲ ۱ کنال	۔۔۔۳۰۰۰

زمین سے سالانہ آمد -/۲۰۱ - ملازمت سے ماہوار آمد -/۸۲۳ روپیہ مکان پختہ ۱/۴ حصہ ۔۔۔۔۔۵۰۰۰ روپے

میں اس ماہوار آمد پر بھی (جو بھی ہو گی) ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد — عبد الحمید ٹاک
العبد — عبد الحکیم وانی
گواہ شد — ناصر احمد شاہ صدر جماعت کوریل

وصیت نمبر ۴۲ ۷ ۴ ۱ء — میں ناصر احمد شاہ ولد عبد الرزاق شاہ قوم شاہ پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوریل ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

زمین ۸ کنال خشکی قیمتی اندازاً	۔۔۔۱۲۰۰۰
مکان ایک عدد جس پر گورنمنٹ کا ۲۰۰۰۰ روپے قرض ہے اس کی اندازاً قیمت	۔۔۔۲۰۰۰۰
کل میزان	۔۔۔۳۲۰۰۰

زمین میں سیب کا باغ لگایا گیا ہے۔ جب اس کی آمد ہو گی تو اس کا بھی حصہ آمد ادا کیا جائیگا۔ اس کے علاوہ مجھے تجارت سے مبلغ چار صد روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی جائیداد کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ اور ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ ہو گی۔

گواہ شد — عبد الحمید ٹاک
العبد — ناصر احمد شاہ
گواہ شد — محمد سلیم سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۳۷۵۴۱ :- میں محمد صابر بٹ ولد غلام محمد صاحب بٹ قوم بٹ پیشہ پنشن عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۱-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کی گئی ہے۔

زمین آبی ۱۱ کنال قیمتی	۰۰ــــ ۱۱۰۰۰
" خشکی ۳۰ کنال "	۰۰ــــ ۹۰۰۰
باغ سیب و اخروٹ ۱۱ کنال قیمتی	ــــ ۱۱۰۰۰
مکان مشترکہ حصہ ۱/۸ اس کے حصہ کی قیمت	ــــ ۱۰۰۰
ماہوار پنشن ۲۹۰/- روپے	

جائیداد باغ سیب و اخروف کی سالانہ آمد مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہوتی ہے۔ میں اس ماہوار آمد پر (جو بھی ہوگی) ۱/۸ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ناصر احمد صدر جماعت کوریل	محمد صابر بٹ	عبدالحکیم وانی سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۳۷۵۴۱۵ :- میں منور احمد خاں ولد مکرم شبیر احمد خان صاحب مرحوم قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۱-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ مندرجہ ذیل اشیاء منقولہ جائیداد کے طور پر ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

۱ــ سلائی مشین مالیتی	۰۰ــــ ۲۰۰
۲ــ پنکھا "	۰۰ــــ ۲۰۰
۳ــ گھڑی ہاتھ کی	۰۰ــــ ۴۰۰
میزان	۰۰ــــ ۸۰۰

علاوہ ازیں مجھے صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ماہوار ۶۵/- روپے بطور اخراجات ملتے ہیں۔ اسی طرح گاہ بگاہ میرے بڑے بھائی کی طرف سے کچھ پیسے ملتے ہیں۔ لیکن اس کا تعین کیا جانا مشکل ہے اوسط اندازہ کے مطابق ماہوار ۱۰۰/- روپے بنتے ہیں اس طرح کل ۱۶۵/- روپے آمد ماہوار کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دوں گا۔ اور اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت آج ۲-۱۱-۸۵ سے ہی شمار ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم	منور احمد خاں	تنویر احمد خادم مبلغ

وصیت نمبر ۳۷۵۵۵ :- میں صفیہ بیگم زوجہ ماسٹر عبدالحکیم صاحب وانی قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن آسنور ڈاکخانہ آسنور ضلع اسلام آباد صوبہ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱۱-۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

حق مہر ۰۰ــــ ۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند

زیور طلائی کان کی بالیاں وزنی ۲۰ گرام قیمت ــــ ۴۰۰۰ روپے

اس کے علاوہ مجھے اپنے خاوند کی طرف سے ۲۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراتی رہوں گی۔ اس ۳

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تشریف لانے والے احباب کیلئے

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی سفر و ریزرویشن

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ امسال قادیان میں جلسہ سالانہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

بیرونی جماعتوں سے اس بابرکت تقریب میں شامل ہونے والے احباب کی خواہش پر ان کی واپسی سفر کی سہولت کے لئے دفتر افسر جلسہ سالانہ قادیان کی طرف سے ہر سال ریلوے کی ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس سال بھی ایسا انتظام کیا جائے گا۔ اِس سلسلہ میں اخبار بدر میں اعلان شائع کیا جا رہا ہے۔

ریزرویشن کے لئے جن کوائف کی ضرورت ہوتی ہے وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) تاریخ واپسی سفر (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کرانی مقصود ہے (۳) درجہ یعنی فرسٹ کلاس / سیکنڈ کلاس (۴) سفر کرنے والے کی عمر، جنس، مرد، عورت، لڑکا، لڑکی (۵) کتنے پورے ٹکٹ۔ کتنے نصف ٹکٹ (۶) ٹرین کا نام جس پر ریزرویشن کرانا مطلوب ہے۔

(۷) ریزرویشن کے سلسلہ میں ضرورت کے مطابق کرایہ کی رقم بھی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ بینک ڈرافٹ محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں بھجواتے ہوئے دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بھی اس کی اطلاع بھجوائی جائے۔

(۸) بعض بڑے بڑے شہروں سے جو TRAIN سیدھا امرتسر تک آتی ہیں۔ ریلوے قواعد کے مطابق ان کی واپسی کی ریزرویشن بھی وہاں سے ہی ہو جاتی ہے۔ اور اس میں کسی قدر کرایہ کی سہولت بھی ہوتی ہے۔ احباب جماعت کو اس سہولت سے بھی فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ اور جن شہروں سے ریل گاڑی صرف دہلی تک آتی ہے۔ وہ دہلی سے واپسی ریزرویشن کی کارروائی کر لیں۔ اِس صورت میں صرف امرتسر سے دہلی تک کی ریزرویشن کے لئے اپنے کوائف ارسال کریں۔

(۹) امرتسر سے قادیان تک دو ریل گاڑیاں آتی ہیں۔ ایک ٹرین امرتسر سے صبح ۴-۱۵ بجے پر اور دوسری ٹرین ۱-۱۵ بجے بعد دوپہر قادیان کے لئے روانہ ہوتی ہیں ٹکٹ وغیرہ لے کر کم از کم نصف گھنٹہ قبل پلیٹ فارم پر پہنچنا ضروری ہے۔

(۱۰) ریلوے کی ریزرویشن چونکہ بہت پہلے کرانی ہوتی ہے۔ اس لئے جو احباب جماعت اس مبارک اجتماع میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ واپسی سفر کی ریزرویشن کے لئے جلد از جلد اپنے کوائف و رقم بھجوا دیں۔ تاکہ دفتر افسر جلسہ سالانہ کو بروقت کارروائی کرنے میں سہولت رہے۔

(۱۱) دوسرے صوبہ جات سے جلسہ سالانہ کے اجتماع میں شامل ہونے والے احباب جماعت کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ اس وقت پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے قادیان تک سفر کرنے میں کوئی خطرہ یا پریشانی والی بات نہیں ہے۔ احباب بلا خوف و خطر سفر کر سکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

(۱۲) ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوتی ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اس سفر میں موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارے میں تاکیدی ارشاد ہے۔ جس کی تعمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔

آپ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے جملہ افراد کو ان ہدایات سے آگاہ فرما دیں۔ اور اس بابرکت اجتماع میں احباب جماعت کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی تحریک فرما دیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اجتماع کی برکات سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

---

۳ کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبدالمجید ٹاک	صفیہ بیگم	عبدالحکیم وانی خاوند موصیہ

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE :- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES AND DISTINCTIVE PRINTERS.

15-PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

"مَیں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا!"

(فتح اسلام ص۱ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت ؛ اُس بے نشان کی چہرہ نمائی یہی تو ہے!

بی - ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

- الیکٹریکل انجینئرس
- الیکٹریکل ورکنگ
- لائسنس کنٹریکٹس
- موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI, (WEST)

ٹیلیفون :- 574108, 629389

BOMBAY-58.

تار کا پتہ :- "AUTOCENTRE"

ٹیلیفون نمبرز :- 23-5222, 23-1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹریکر HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS.

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2-TOPSIA ROAD, CALCUTTA -700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

% PERFECT TRAVEL AIDS.
SHED NO. C-16
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKARI - 571201
PHONE NO. OFFICE 806, RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ نوم چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس - بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ زنانہ و مردانہ۔ ہینڈ پرس۔ بنی پرس۔ پاسپورٹ کور اور ہیلمیٹ کے مینوفیکچرس اینڈ آرڈر سپلائرز

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

AUTOWINGS

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360, 74350

آٹو ونگس

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:۔ احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس اسٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس، کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس، انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی۔ وی۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کا سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE:- PAYANGADI - 12, CANNANORE - 4498.

حیدر آباد میں — فون نمبر:۔ 42301

ییلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۳۱)

فون نمبر:- 42916 — ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز:- کرشڈ بون۔ بون میل۔ بون سینیوس۔ ہارن ہوفس وغیرہ۔

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن۔ حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"قرآن کریم کو تدبر سے پڑھو۔"

(کشتی نوح)

AHR®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں:۔

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۱ نومبر ۱۹۸۵ء رجسٹرڈ نمبر پی جی ڈی ایل - ۳